تعلیماتِ بائبل مُقدّس
کی سِلسِلہ وار کُتب

رسُولوں کے عقیدہ
کے متعلق خود آموز
مطالعہ کا کورس

مسیحی کیا اِیمان رکھتے ہَیں

مسیحی کیا ایمان رکھتے ہیں

رسولوں کا عقیدہ

شخصی مطالعہ کا کورس

اشاعت پنجم: نومبر 2014

طباعت: 2005

حق طبع محفوظ: 1996

پانچویں کتاب

فہرست مضامین

حرفِ آغاز 1

پہلا باب: عقیدہ 3

دوسرا باب: تثلیث فی التوحید 15

تیسرا باب: خُدا باپ 29

چوتھا باب: خُدا بیٹا 45

باب: خُدا رُوح القدس 71

تشریحات 94

امتحانی جوابات 99

نتائج کے حصول کیلئے امتحانی سوالنامہ 101

رسولوں کا عقیدہ

مَیں ایمان رکھتا ہُوں خُدا قادرِ مطلق باپ پر، جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کِیا اور اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خُداوند یسوعؔ مسیح پر جو رُوح القدّس کی قدرت سے پیٹ میں پڑا۔ کنواری مریمؔ سے پَیدا ہُوا۔ پنطُس پیلاطُسؔ کی حکُومت میں دُکھ اُٹھایا، مصلُوب ہُوا، مَر گیا اور دفن ہُوا۔ (عالم اَرواح میں اُتر گیا)۔ تیسرے دِن مُردوں میں جی اُٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور خُدا قادرِ مُطلق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہَے جہاں سے وُہ زِندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔

مَیں ایمان رکھتا ہُوں رُوح اُلقدّس پر، پاک کلُیہ کلیسیاء پر، مُقدّسوں کی رفاقت، گُناہوں کی معافی، جِسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر۔

آمین

حرفِ آغاز

مسیحی ایمان کو سمجھنے کیلیئے یہ نہایت موثر کتاب ہے۔اس کتاب کا ہر باب چند مقاصد ایک فہرست سے شروع ہوتا ہے۔اُن مقاصد کو اس لِئے تحریر کیا گیا ہے تا کہ آپ ہر باب کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اُن مقاصد کو ستارے (☆) کے نشان سے بھی واضح کیا گیا ہے۔

کتاب کے ہر باب میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی ہے جس سے کتاب میں موجود تعلیمات آپ کے لِئے پُر معنی بن جائیں گی۔سوالات کو مطالعہ کے بعد حل کریں اور اپنے جوابات کی پڑتال کتاب میں درج ہدایات کے مطابق کریں اور غلط جوابات کی درستگی کر لیں۔آگے پڑھنے سے پہلے اِس بات کی بھی یقین دہانی ضرور کر لیں کہ آپ تمام سوالات اور جوابات سمجھ چکے ہیں۔

کتاب میں نتائج کے حصول کیلیئے سوالنامہ دیا گیا ہے۔اُس امتحانی سوالنامہ کو مکمل کرنے سے پہلے تمام ابواب کی نظرثانی کریں اور بڑی احتیات کے ساتھ اُس سوالنامہ کو مکمل کریں۔نتائج کے حصول کیلیئے امتحانی سوالنامہ کو مکمل کرنے کے بعد کتاب کے آخری صفحہ پر درج پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا متعلقہ شخص کو دے دیں۔

خُدا اس کتاب کے وسیلہ مسیحی ایمان کو سمجھنے میں آپ کی مدد کرے۔آمین

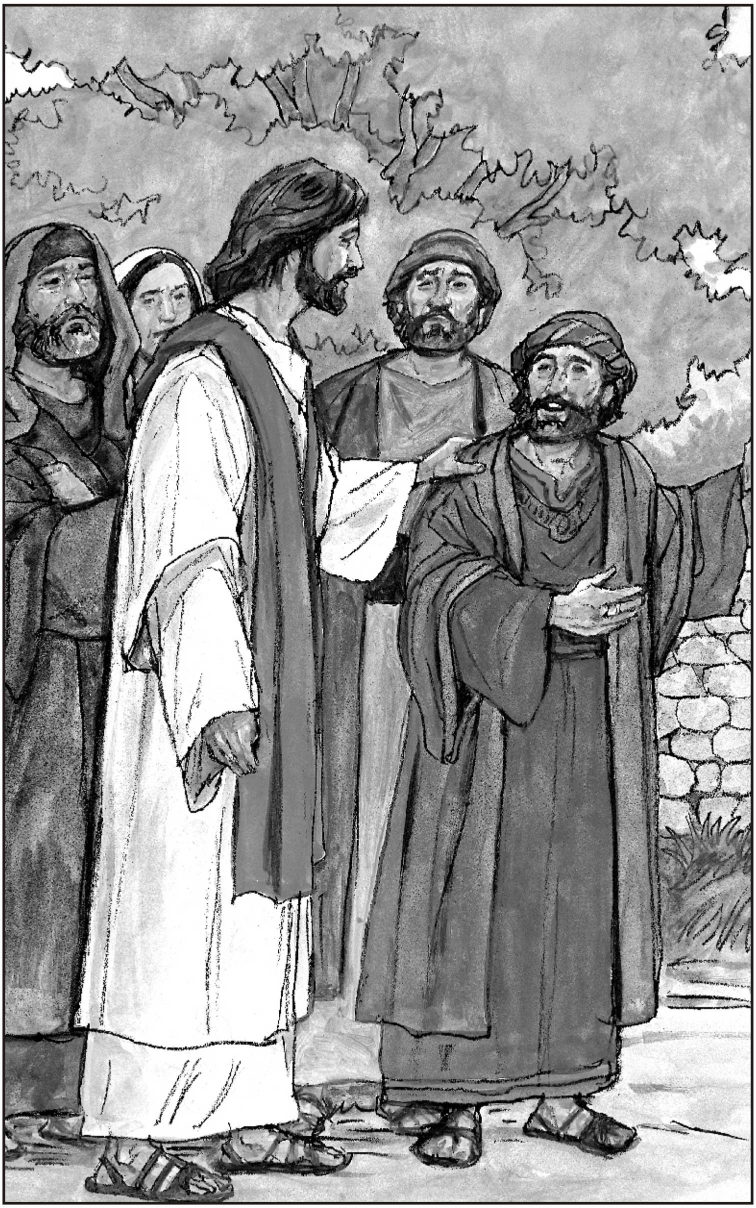

زکائی خُوش تھا کہ یسوعؔ اُس کے گھر آنا چاہتا تھا

پہلا باب

عقیدہ

عدالتی کاروائی کبھی بھی گواہی اور گواہوں کے بغیر نہیں چل سکتی۔گواہ عدالت میں حلف اُٹھاتے ہیں کہ وُہ سچ بیان کریں گے اور وہی کچھ کہیں گے جو اُنہوں نے دیکھا یا جو کچھ وُہ جانتے ہیں۔مسیحی بھی ایمان کے گواہ ہیں۔وہ اُسی ایمان کی گواہی دیتے ہیں جس کو وہ سمجھتے اور اپنی زندگی میں اُس ایمان کا تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ایمان کو اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔لیکن دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ ایمان کو بیان کرنے کیلئے رسُولوں کا عقیدہ سب سے بہترین تحریر ہے۔کیونکہ رسولوں کا عقیدہ مسیحی ایمان کی درست ترجمانی کرتا ہے۔اِس کتاب میں رسُولوں کے عقیدہ کے بارے میں

ہی سکھایا گیا ہے۔

سب سے پہلے آپ لفظ'' عقیدہ'' کا مطلب اور رسولوں کے عقیدہ کی اہمیت کے بارے میں سیکھیں گے۔ اِس باب میں رسولوں کے عقیدہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ اِس لئے باب کے آخر تک آپ کو معلُوم ہو جائے گا کہ:

☆ لفظ'' عقیدہ'' کا مطلب کیا ہَے ؟

☆ عقیدہ رسولوں نے کس طرح پیش کیا ؟ اور

☆ رسولوں کے عقیدہ کی مسیحیوں کیلئے کیا اہمیت ہے؟

لفظ'' عقیدہ'' عربی زبان کے لفظ عقد سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے '' دِل سے یقین کرنا''۔ انگریزی میں لفظ کریڈ (Creed) استعمال ہوتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ'' کریڈو'' (Credo) سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہَے ''مَیں اِیمان رکھتا ہوں''۔

جن حقائق پر آپ کا یقین ہو وہ عقیدہ کہلاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم اُن باتوں یا حقائق کی مکمل وجوہات بھی جانتے ہوں کہ یہ کس طرح سے ہے۔ مثلاً ہم نہیں جانتے کہ زمین کیوں گول ہے لیکن ہم اِیمان رکھتے ہیں کہ زمین گول ہَے۔ اسی طرح ہم یہ نہیں جانتے کہ پانی کیوں گیلا ہَے لیکن ہم ایمان رکھتے ہیں کہ پانی گیلا ہے۔ اس لیے ہم اسی کو عقیدہ، ایمان اور یقین کہتے ہیں۔

عقیدہ ،ایمان اور یقین ہماری زِندگی کو مُنفرد بنا دیتا ہے۔اور ہمای گُفتگُو ، چال چلن اورلوگوں کے ساتھ رفاقت پر بھی اثر انداز ہوتا ہَے ۔

1۔لفظ ''عقیدہ'' کا مطلب ہے ''..''۔

2۔جن حقائق پر آپ کا.......................................ہووہ عقیدہ کہلاتا ہے۔

3۔عقیدہ ہماری زِندگی کو.....................................بنا دیتا ہے۔اور ہماری گُفتگُو ، چال چلن اور لوگوں کے ساتھ..پر بھی اثر انداز ہوتا ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 6 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

عقیدہ آپ کے بھروسے، یقین اور ایمان سے منسوب ہَے اور اپنے ایمان کو تحریری طور پر بیان کرنا بھی بہت ضروری ہے۔تا کہ ہم آسانی کے ساتھ اپنے ایمان کو بہتر طور پر بیان کرسکیں۔

رُسولوں کا عقیدہ ہمارے ایمان کا تحریری بیان ہَے ۔تمام کلیسیاء یا کلیسیائے عالمگیر انفرادی طور پر اس کا اقرار کرتی ہے اور عبادات میں مجموعی طور پر بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے ۔کیونکہ رسولوں کے عقیدہ کو ہی سب سے زیادہ مستند کلیسیائی اقرارِ ایمان مانا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔

4۔عقیدہ آپ کے بھروسے ،یقین اور ایمان سے منسوب ہَے اور اپنے ایمان کو ....طور پر بیان کرنا بہت ضروری ہے۔

5۔ رُسولوں کا عقیدہ... ایمان کا تحریری بیان ہَے۔

6۔رسولوں کے عقیدہ کو ہی سب سے زیادہ...کلیسیائی اقرارِایمان مانا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 8 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

ہمارے اِیمان کا مستند تحریری بیان رسولوں کا عقیدہ ہَے۔اب ہم جانیں گے کہ لفظ رسُول کا کیا مطلب ہے؟اور وہ کون تھے؟۔

رسُول کا لفظی مطلب ''بھیجاہُوا'' کے ہیں لیکن مسیحی اصطلاح میں لفظ رسول کا مطلب ہے''بلائے ہوئے''یا''چُنے ہوئے''۔جیسے کسی ملک کا سفیر مقرر کرنے کے لئے حکومت کو چناوٴ کی ضرورت ہوتی ہے۔اور چناوٴ کے بعد سفارت کاری کے لیئے اُسے بھیجا جاتا ہے۔

یسوؔع مسیح نے اپنے بارہ شاگردوں کو رسُول ہونے کے لیے چُنا اور بھیجا۔

?	صفحہ 5 کے جوابات:1۔دِل سے یقین کرنا؛2۔اِیمان؛3۔مُنفرد،رفاقت۔

لفظ شاگرد کا مطلب ہے پیروکار۔ بعض اوقات یسوعؑ اپنے شاگردوں کو مختلف جگہوں پر بھیجا کرتا تھا تا کہ وہ لوگوں کو خُدا کی بادشاہی کے متعلق بتائیں۔ اس لئے شاگرد اُن جگہوں پر جا کر لوگوں کو خُدا کی بادشاہی کا پیغام دیا کرتے تھے۔ کہ خُدا کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔

یسوعؑ آسمان پر جانے کے بعد بھی یہ چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد رسول ہونے کے فرائض سرانجام دیتے رہیں۔ یسوع نے اُن کی ذمہ داری لگائی کہ وہ نجات اور ہمیشہ کی زندگی کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں گے۔ اور اُس نے اُن سے وعدہ کِیا کہ وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ رہے گا۔ خُدا نے روح القدس کے وسیلہ سے اِس بات کو یقینی بنایا تا کہ شاگرد اُس پیغام کو حقائق کے مطابق بیان کر سکیں۔ یعنی جو کُچھ یسوعؑ مسیح نے فرمایا اور جو کُچھ اُس نے ہمارے لیے کِیا اُس کی منادی کرنے اور اُسے تحریر کرنے میں کوئی بھی غلطی نہ کریں۔ اس لئے شاگردوں نے وہ تمام تعلیمات جو یسوع نے دیں اور وہ تمام کام جو یسوع نے ہماری نجات کیلئے کیئے اُن کو تحریر کیا۔ جسے ہم ’’نیا عہد نامہ‘‘ کہتے ہیں۔

7۔ رسُول کا لفظی مطلب ’’...‘‘ کے ہیں۔

8۔ مسیحی اصطلاح میں لفظ رسول کا مطلب ہے ’’.......................................‘‘ یا ’’چُنے ہوئے‘‘۔

9۔لفظ شاگرد کا مطلب ہَے ....۔

10 ۔یسوع نے اُن سے وعدہ کِیا کہ وہ ....اُن کے ساتھ ہے اور خُدا اِس بات کو........................ کے وسیلہ سے یقینی بناتا ہے تا کہ وُہ اُس پیغام کو حقائق کے مطابق بیان کر سکیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 10 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

''رسُولوں کا عقیدہ'' اس لئے رسولوں کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اس سے اُن باتوں کا اظہار ہوتا ہے جن پر رسول ایمان رکھتے تھے۔تاہم رسولوں کا عقیدہ موجودہ شکل میں ساتویں سے نویں صدی تک مرتب ہوا اور بین الاقوامی طور پر رائج بھی ہوا۔لیکن پھر بھی یہ رسُولوں کا عقیدہ اس لئے کہلاتا ہَے کیونکہ کلامِ مُقدّس میں اِیمان کی باتوں کی تعلیم رسولوں نے ہی دِی۔ہم اُن سب باتوں پر اِیمان رکھتے ہَیں جو رسُولوں نے کلامِ مقدس میں تحریر کِیں۔''رسولوں کا عقیدہ'' اُسی ایمان کو مختصر طور پر پیش کرتا ہے۔اس لیے عقیدہ رسولوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔مسیحیوں کے لیے رسُولوں کا عقیدہ اہم ہونے کی دو بڑی وجوہات ہَیں۔اولاً یہ ہمارے ایمان کا مختصر بیان ہے جو آسانی سے زبانی یاد کیا جاسکتا ہے۔شائد کوئی شخص آپ سے

صفحہ 6 کے جوابات: 4۔تحریری ؛ 5۔ہمارے ؛ 6۔مستند۔

آپ کے اِیمان کے بارے میں جاننا چاہتا ہو۔لیکن بہت سے مسیحی جواب دینے میں مُشکل محسوس کرتے ہَیں ۔ وُہ بائبل مُقدّس کو جانتے اور اُس پر اِیمان تو رکھتے ہَیں لیکن بائبل مُقدّس میں سے اپنے ایمان کو بیان کرنا ہر مسیحی کے لیے ممکن نہیں ۔اور پھر خُدا کے بارے میں اپنے اِیمان کو مناسب ترتیب سے بیان کرنا اور بھی مُشکل ہَے ۔ ہمیں پُوری بائبل مُقدّس کو پڑھنا نہیں پڑے گا کیونکہ ہمارے پاس ''رسُولوں کا عقیدہ'' ہے اور مختصر طور پر اپنے ایمان کو بیان کر سکتے ہیں۔

رسولوں کا عقیدہ زبانی یاد کرنے اور سیکھنے کے لیے آسان ہَے ۔ یہ ہمارے مسیحی اِیمان کی تعلیم کو مکمل طور پر بیان کرتا ہَے ۔اور یہ اُس سوال کا نہایت موزوں جواب بھی ہَے کہ ''مسیحی اِیمان'' کیا ہَے ؟۔

ثانیاً ''رسُولوں کا عقیدہ'' مسیحیوں کے لیے اہم ہونے کی وجہ یہ ہَے کہ جب عبادات کے لیے ہم ایک ساتھ جمع ہوتے ہیں تو عبادات میں رسولوں کے عقیدہ کو اِکٹھے مِل کر پڑھنے سے اپنے ایمان کا اِقرار کرتے ہَیں ۔

اِس سے ہم نہ صرف اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں بلکہ یہ مسیحی اِیمان کی تعلیم میں مُتحد ہونے کا ثبوت بھی ہے ۔خُدا نے ہمیں ایک خاندان بنایا ہَے اور مسیحی عقیدہ اور اِیمان بھی ایک ہی ہَے ۔ اِیمان کا مشترکہ اِقرار کرنے کے لیے ہم رسُولوں کا عقیدہ مِل کر پڑھتے ہَیں ۔

11 ۔ ’’رسُولوں کا عقیدہ‘‘ اس لئے .... کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اس سے اُن باتوں کا اظہار ہوتا ہے جن پر رسول ایمان رکھتے تھے۔

12 ۔ تاہم رسولوں کا عقیدہ موجودہ شکل میں .... صدی تک مرتب ہوا اور بین الاقوامی طور پر رائج بھی ہوا۔

13 ۔ رسولوں کا عقیدہ .... یاد کرنے اور سیکھنے کے لیے آسان ہَے۔

14 ۔ رسولوں کا عقیدہ مسیحی .... کی تعلیم کو مکمل طور پر بیان کرتا ہَے اور یہ اُس سوال کا نہایت موزوں جواب بھی ہَے کہ ’’مسیحی اِیمان کیا ہَے؟‘‘۔

15 ۔ .... میں رسولوں کے عقیدہ کو اِکٹھے مِل کر پڑھنے سے اپنے ایمان کا اِقرار کرتے ہَیں۔

16 ۔ مل کر ایمان کا اقرار کرنے سے مسیحی اِیمان کی تعلیم میں .... ہونے کا بھی ثبوت ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 12 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

؟

صفحہ 7-8 کے جوابات: 7۔ بھیجا ہوا ؛ 8۔ بلائے ہوئے ؛ 9۔ پیروکار ؛ 10۔ ہمیشہ، روح القدس۔

نظرِثانی

لفظ عقیدہ عربی زبان کے لفظ عقد سے ماخوذ ہے۔جس کا مطلب ہے ''دِل سے یقین کرنا''۔انگریزی میں لفظ کریڈ (Creed) استعمال ہوتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ ''کریڈو'' (Credo) سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے ''مَیں اِیمان رکھتا ہوں''۔

رُسولوں کا عقیدہ ہمارے ایمان کا تحریری بیان ہَے۔تمام کلیسیائیں یا کلیسیائے عالمگیر انفرادی طور پر اس کا اقرار کرتی ہیں اور عبادات میں مجموعی طور پر بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے ۔کیونکہ رسولوں کے عقیدہ کو ہی سب سے زیادہ مستند کلیسیائی اِقرارالایمان مانا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔عقیدہ ،ایمان اور یقین ہماری زِندگی کو مُنفرد بنا دیتا ہے۔اور ہماری گُفتگُو ، چال چلن اور لوگوں کے ساتھ رفاقت پر بھی اثر انداز ہوتا ہَے۔

رسُول کا لفظی مطلب ''بھیجاہُوا'' کے ہیں لیکن مسیحی اصطلاح میں لفظ رسول کا مطلب ہے ''بلائے ہوئے'' یا ''چُنے ہوئے''۔جیسے کسی ملک کے سفیر مقرر کرنے کے لئے حکومت کو چناؤ کی ضرورت ہوتی ہے ۔اور چناؤ کے بعد سفارت کاری کے لئے بھیجا جاتا ہے۔اسی طرح یسوعؔ مسیح نے بھی اپنے بارہ شاگردوں کو رسُول ہونے کے لیے چُنا اور بھیجا۔یسوع نے اُن کی ذمہ داری لگائی کہ وہ نجات اور ہمیشہ کی زندگی

کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں۔اوراُس نے اُن سے وعدہ کِیا کہ وہ ہمیشہ اُن کے ساتھ ہے۔خُدا نے اِس بات کو بھی روح القدس کے وسیلہ سے یقینی بنایا کہ شاگرد اُس پیغام کو حقائق کے مطابق بیان کرسکیں۔

''رسُولوں کا عقیدہ''اس لئے رسولوں کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اس سے اُن باتوں کا اظہار ہوتا ہے جن پر رسول ایمان رکھتے تھے۔تاہم رسولوں کا عقیدہ موجودہ شکل میں ساتویں سے نویں صدی تک مرتب ہوا اور بین الاقوامی طور پر بھی رائج ہوا۔رسُولوں کا عقیدہ اہم ہونے کی دو وجوہات ہَیں۔پہلی وجہ یہ ہے کہ اگر ہم سے کوئی پُوچھے کہ مسیحی اِیمان کیا ہَے تو رسُولوں کا عقیدہ ایمان کے بارے میں بتانے کے لیے بہت اچھا اور مختصر ہَے۔دُوسری وجہ یہ ہے کہ ہم رسُولوں کا عقیدہ اِیمان کے اظہار کے لئے عبادات میں اکٹھے مِل کر پڑھ سکتے ہَیں۔جِس سے اِس بات کا اِظہار ہوتا ہَے کہ مسیحی اِیمان میں ہم سب متحد ہیں۔

?	صفحہ 10-11 کے جوابات: 11۔رسُولوں ؛ 12۔ساتویں سے نویں 13۔زبانی ؛ 14۔اِیمان؛ 15۔عبادات ؛ 16۔متحد۔

امتحانی سوالنامہ

1۔ لفظ عقیدہ عربی زبان کے لفظ عقد سے.................................... ہے۔ جس کا مطلب ہے ''دِل سے یقین کرنا''۔

2۔ انگریزی میں لفظ (Creed) کریڈ استعمال ہوتا ہے جو.. زبان کے لفظ ''کریڈو'' (Credo) سے ماخوذ ہے۔

3۔ کریڈ (Creed) کا مطلب ہے ''مَیں ....رکھتا ہوں''۔

4۔ یسوعؔ مسیح کے...شاگرد تھے۔

5۔ یسوعؔ مسیح نے اپنے بارہ شاگردوں کو .... ہونے کے لیے چُنا۔

6۔ یسوع نے .... کی ذمہ داری لگائی کہ وہ نجات اور ہمیشہ کی زندگی کا پیغام ساری دنیا میں پھیلائیں۔

7۔ خُدا نے اِس بات کو.. کے وسیلہ سے یقینی بنایا تاکہ شاگرد اُس کے پیغام کو حقائق کے مطابق بیان کرسکیں۔

8۔ مسیحی اُن سب باتوں پر اِیمان رکھتے ہَیں جو...................................... نے کلامِ مقدس میں تحریر کیں۔

9۔ ''رسُولوں کا عقیدہ'' اس لئے رسولوں کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اس سے اُن باتوں کا اظہار ہوتا ہے جن پر وہ.. رکھتے تھے۔

10۔ رسُولوں کا عقیدہ ایمان کے بارے میں.............................. کے لیے بہت اچھا اور مختصر ہے۔

11۔ رسولوں کا عقیدہ موجودہ شکل میں.............................. سے نویں صدی تک مرتب ہوا اور بین الاقوامی طور پر رائج ہوا۔

12۔ .... رسُولوں کا عقیدہ اِیمان کے اظہار کے لئے عبادات میں اکٹھے مِل کر پڑھ سکتے ہیں۔

13۔ مِل کر رسولوں کا عقیدہ پڑھنے سے اِس بات کا اِظہار ہوتا ہے کہ اِیمان میں ہم سب.. ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 99 پر ملاحظہ کریں)

دوسرا باب

تثلیث فی التوحید

فرض کریں کوئی شخص آپ کے بارے میں سب کُچھ جاننا چاہتا ہَے تا کہ آپ کے ساتھ واقفیت پیدا کر سکے۔تو اِس شخص کو کیا کرنا ہوگا تا کہ وہ جان سکے کہ آپ کیسی شخصیت کے مالِک ہَیں؟۔

وُہ شخص دُوسروں سے آپ کے بارے میں پُوچھ سکتا ہَے ۔لیکن ممکن ہے کہ لوگ درست رائے نہ دے سکیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ پَیدائش کے حکومتی اندراج، سکول اور پولیس کے متعلقہ دفاتر میں اندراج سے معلُومات حاصل کرسکتا ہَے ۔لیکن اِن تمام جگہوں سے نامکمل معلومات ہی مِل سکیں گی۔ کیونکہ ان معلومات سے یہ معلُوم نہیں ہوسکے گا کہ آپ کِس قِسم کی شخصیت یا فطرت کے مالک ہَیں۔

اب اُس شخص کو کیا کرنا چاہیے ؟۔جی ہاں ایک طریقہ ہے کہ وہ شخص براہِ راست آپ سے بات کرے یا پھر خُط لِکھے ۔کیونکہ آپ اپنی شخصیت کے بارے میں دُوسروں کی نسبت زیادہ بہتر جانتے ہیں ۔آپ اُس شخص کے ساتھ بات کر کے یا اُس کے خط کا جواب لِکھ کر اُسے بتا سکتے ہیَں کہ آپ کِس طرح کی شخصیت کے مالِک ہیَں ۔آپ اپنے بارے میں سب کُچھ بتا سکتے ہیَں ۔جس سے اُس شخص کو آپ کے بارے میں بُہت سی باتوں کا علم ہو جائے گا۔

خُدا کے بارے میں جاننے کیلئے درست طریقہ بھی یہی ہے ۔خُدا کے بارے میں کوئی شخص نہیں بتا سکتا کہ وُہ کیسا خُدا ہےَ بلکہ صرف خُدا ہی ان بھیدوں کو کھول سکتا ہے ۔خُدا کلام مُقدّس کے وسیلہ سے ہم سے بات کرتا اور اپنے بارے میں بتاتا ہےَ ۔اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ ''تثلیث فی التوحید'' اور ''توحید فی التثلیث'' کیا ہےَ؟ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ اقانیمِ ثلاثہ کی خدمات کیا ہیَں ؟

خُدا کیسا ہےَ ؟۔ابتدا ہی سے لوگ یہ جاننے کی کوشش میں ہیں۔بُہت سے لوگ اِس بات پر یقین رکھتے تھے کہ مختلف دیوتا موجود ہیَں ۔ایک دیوتا سمندر پر اِختیار رکھتا ہےَ اور دوسرا بادل کی گرج یا بجلی کی کڑک پر۔ایک مُحبت کا دیوتا ہےَ اور اِسی طرح کئی دیوتا اور دیویاں اس کائنات میں موجود ہیَں ۔ دُنیا میں مختلف لوگ

ہزاروں دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے ۔ کلامِ مُقدس کے وسیلہ سے ہم جانتے ہیں کہ دیوتاؤں کی عبادت و پرستش نہیں کرنی چاہیے کیونکہ خُدا ایک ہی ہَے ۔ بائبل مُقدّس میں یوں مرقوم ہَے ، ” خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہَے “ (اِستثناہ 4:6)۔ایک اَور اِقتباس میں خُدا یوں فرماتا ہَے ،”تم میرے گواہ ہو اور میرا خادم بھی جِسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تُم جانو اور مُجھ پر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ مَیں وہی ہُوں ۔ مُجھ سے پہلے کوئی خُدا نہ ہُوا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا۔ مَیں ہی یہوواہ ہُوں اور میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں“ (یسعیاہ 43:10-11)

واحد خدا پر اِیمان رکھنے سے خُدا نے اپنے لوگوں کو تمام بُت پرست قوموں سے مُنفرد بنا دِیا ہے۔ لوگ یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ بُہت سے دیوتا ہَیں ۔لیکن خُدا کے لوگ جانتے ہیں کہ خُدا ایک ہی ہَے ۔ خُدا نے کلام مُقدّس میں یہ بتایا ہے۔ اِسی لئے ہم سب واحد خُدا کو جانتے ہیں اور یہ اقرار کرتے ہیں کہ خُدا ایک ہی ہَے ۔

1 ۔ .... سے لوگ اِس بات پر یقین رکھتے آئے ہیں کہ بُہت سے دیوتا ہَیں ۔

2 ۔ خُدا .... کے وسیلہ سے ہم سے بات کرتا اور اپنے بارے میں بتاتا ہَے ۔

3۔ واحد خدا پر اِیمان رکھنے سے خُدا نے اپنے.......................................کو تمام بُت پرست قوموں سے مُنفر د بنا دِیا ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 20 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بائبل مُقدّس خُدا کے بارے میں جو کچھ بیان کرتی ہے بعض لوگ اُس تعلیم کی غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بعض اِقتباسات کا مطلب لیتے ہیں کہ تین خُدا ہیں لیکن بائبل مُقدّس یہ بات نہایت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ خُدا ایک ہی ہے۔

بائبل مُقدّس خُدا باپ کے بارے میں بیان کرتی ہے کہ اُس نے سب چیزوں کو خلق کِیا۔ پولُسؔ رسُول فرماتے ہیں، ''جس خُدا نے دُنیا اور اُس کی سب چیزوں کو پیدا کِیا وُہ آسمان اور زمین کا مالِک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ نہ کسی چیز کا محتاج ہو کر آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ تو خود سب کو زِندگی اور سانس اور سب کچھ دیتا ہے۔ اور اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام رُویِ زمین پر رہنے کے لیے پَیدا کی اور اُنکی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔ ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دور نہیں۔ کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی بعض نے کہا ہے کہ ہم تو اُس کی نسل بھی ہَیں'' (اعمال 17:24-28)

خُدا بیٹے یعنی یسوعؔ مسیح کے بارے میں کلامِ مقدس میں ہم بار بار پڑھتے ہَیں کہ یسوعؔ خُدا کو باپ کہہ کر پُکارتا ہَے۔اور بائبل مُقدّس میں ہی یسوعؔ مسیح کو خُدا بھی لکھا گیاہَے۔مثال کے طور پر جب یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس نے اپنے شاگِرد توما کو اِن الفاظ کے ساتھ اُسے مُخاطِب کرنے دِیا،'' اَے میرے خُداوند ،اَے میرے خُدا''(یوحناؔ 28:20)۔

بائبل مُقدّس رُوح الُقدّس (پاک رُوح) کو بھی پیش کرتی ہے۔بائبل مُقدّس کے پہلے ہی باب میں یہ بیان درج ہَے کہ کِس طرح خُدا نے سب چیزوں کو خلق کِیا اور اُسی بیان میں ہم پڑھ سکتے ہَیں کہ،''خُدا کی رُوح پانیوں کی سطح پر جُنبش کرتی تھی''۔(پیدائش 2:1) یہ ذکر کِسی بھی اِنسان کی تخلیق سے پہلے کا ہَے جس میں رُوح القدس کو پیش کیا گیا ہے۔بائبل مُقدّس میں روح القدس کا ذکر بار بار ملتا ہَے اور پاک رُوح کو خُدا ہی بیان کیا گیا ہے۔

4۔.. یہ بات نہایت واضح طور پر بیان کرتی ہَے کہ خُدا ایک ہی ہَے۔

5۔لوگ بعض اِقتباسات کا مطلب لیتے ہیں کہ..ہَیں اور اُس تعلیم سے غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

6۔بائبل مُقدّس..کو سب چیزوں کو خالق بیان کرتی ہے۔

7۔ بائبل مُقدّس میں خُدا..........................اور خُدا...............................

خُدا.................. کے بارے میں بھی واضح تعلیم پیش کرتی ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 22 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بائبل مُقدّس خُدا کی وحدانیت اور اُس کی کثرت کو بیان کرتی ہے۔ لیکن ہم کِس طرح یہ سب سمجھ سکتے اور اِس پر یقین کر سکتے ہیں؟ یہ انسان کے ادراک سے باہر ہے۔

بائبل مُقدّس ایک ہی وقت میں خُدا کی وحدانیت میں کثرت اور کثرت کی واحدانیت کو بیان کرتی ہے۔ بائبل مُقدّس خُدا کا کلام ہے اور خُدا کے کلام سے بڑھ کر خُدا کے بارے میں کوئی بہتر طور پر نہیں جانتا کہ وُہ کیسا ہے؟ اگر بائبل مُقدّس خُدا کی واحدانیت میں کثرت اور کثرت کو واحدانیت میں پیش کرتی ہے تو یہ سچ ہے کیونکہ خُدا اپنے بارے میں جُھوٹ کہہ کر انسان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔

ہم اِسے کِس طرح سمجھ سکتے ہیں؟۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ انسان کے ادراک سے باہر ہے۔ کیونکہ بُہت سے لوگوں نے سالوں تک کوشش کی لیکن یہ سمجھنے سے قاصِر رہے۔ جِیسا اُس نے اپنے بارے میں فرمایا ہے ہمیں صِرف خُدا کے کلام پر ہی اِیمان رکھنا چاہیے اور ایمان ہی اس کا واحد حل ہے۔

؟

صفحہ 17-18 کے جوابات: 1۔ بُہت ؛ 2۔ بائبل مُقدّس ؛ 3۔ لوگوں۔

اکثر لوگ اِس جواب کو ناپسند کرتے ہَیں ۔ کیونکہ اُن کا نظریہ ہے کہ جس چیز کو وہ سمجھ نہیں سکتے اُس پر کس طرح اِیمان رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ اِس نظریہ کا اِطلاق وہ دُوسری باتوں پر نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر ہم اکثر چیزوں کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ کس طرح کی ہیں اُن کی کثرت کیا ہے لیکن ہم اُن کو استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ کہنا کہ ہم خُدا کی کثرت کو سمجھ نہیں سکتے اس لئے ہم اُس پر اِیمان نہیں لا سکتے یہ دلیل کافی نہیں ہَے ۔

لفظ ''تثلیث فی التوحید'' خُدا کی وحدانیت اور اُس کی کثرت کی حقیقت کو بیان کرنے کے لیے اِستعمال کِیا جاتا ہَے ۔ تثلیث فی التوحید کا مطلب ہَے ایک میں تین یا تین میں ایک ۔ جب ہم تثلیث فی التوحید پر ایمان رکھتے ہیں تو اِس کا مطلب ہَے کہ ایک خُدا اور اُس کے تین اقنوم ۔ لیکن ہم اُسے تین خُدا نہیں کہہ سکتے کیونکہ بائبل مُقدّس یہ بیان نہیں کرتی کہ خُدا تین ہَیں ۔

خُدا ایک ہی ہَے اور اُس کے اقنوم تین ہَیں یعنی خُدا باپ خُدا بیٹا اور خُدا رُوح القدس۔ یہی ''تثلیث فی التوحید'' اور ''توحید فی التثلیث'' ہے۔

8۔ بائبل مُقدّس جو کچھ خُدا کے بارے میں بیان کرتی ہَے ہم اِس پر ایمان رکھتے ہَیں کیونکہ یہ خُدا کا...ہَے ۔

9۔ہم خُدا کی کثرت کو سمجھ نہیں سکتے اس لئے اُس پر......................................نہیں لاسکتے یہ دلیل کافی نہیں ہے۔

10۔ ....کا مطلب ہے ایک میں تین یا تین میں ایک ہے۔

11۔واحد......................................کے تین.......................ہیں۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 24 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

بائبل مُقدّس بیان کرتی ہے کہ تثلیث فی التوحید کے تینوں اقنوم یکساں، ازلی اور ابدی ہیں۔

ازلی اور ابدی کا مطلب ہے کہ خُدا کا کوئی شروع نہیں اور نہ ہی اُس کا اختتام۔تینوں اقنوم قدرت اور طاقت میں یکساں ہیں اور حِکمت وخرد میں بھی یکساں ہیں اور محبت میں غیر جانبدار ہیں۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اِن تینوں میں الوہیت کم یا زیادہ ہے یا کوئی کم اہمیت رکھتا ہے بلکہ اقانیمِ ثلاثہ قدرت وخرد، محبت اور الوہیت میں برابر ہیں۔

?	صفحہ 19-20 کے جوابات: 4۔ بائبل مقدس ؛ 5۔ تین خُدا ؛ 6 ۔ خدا باپ؛ 7۔ بیٹا، رُوح القدس۔

صِرف ایک بار تثلیث فی التوحید کے ایک اقنوم نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور فرمانبردار بن گیا اور یہاں تک فرمانبردار ہوا کہ اُس نے موت بلکہ صلیبی موت گوارہ کی، باپ کے تابع ہو گیا۔ یعنی خُدا بیٹا اِنسان بن کر زمین پر آ گیا۔ اُس نے یوحنا کی انجیل میں یہ خود فرمایا ہے کہ باپ اُس سے بڑا ہَے۔ لیکن مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے باپ اور رُوح القُدّس کے ساتھ یکساں ہونے کے متعلق گواہی دی۔ اُسنے فرمایا، ''آسمان اور زمین کا کل اختیار مُجھے دِیا گیا ہَے''۔ (متی 18:28)

تینوں اقنوم برابر ہَیں ۔ اِن تینوں اقنوم کو الگ الگ فعالیت سے مُنسلک کر کے ہم اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ خُدا باپ اِس دُنیا کی سب چیزوں کا خالق، مُحافظ اور بادشاہ ہے جس نے انسان کی نجات کا انتظام کیا ہے۔ خُدا بیٹا راہِ نجات ہے اور انسان کے گُناہوں کی مُعافی اور فطرت کی تبدیلی کا کام کرتا ہے۔ خُدا رُوح القدّس نجات، ایمان اور عدالت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہمارا مددگار ہے۔ یہ سارے کام تقسیم کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک اقنوم دوسرے اقنوم کے کام میں شامل نہیں بلکہ اِس کا مطلب یہ ہَے کہ ہر اقنوم کی اپنے کام سے وابستگی دُوسرے اقانیم کی نِسبت زیادہ ہَے۔

12۔ تثلیث فی التوحید کے تینوں اقنوم .... اور ازلی اور ابدی ہیں۔

13۔تینوں اقنوم قدرت اور طاقت میں یکسا ں ہَیں ، حِکمت و خرد میں یکساں ہَیں اور.................................میں غیر جانبدار ہَیں ۔

14۔صِرف ایک بار ایک اقنوم نے اپنے آپ کو خالی کر دیا۔ یہاں تک فرمانبردار رہا کہ اُس نے موت بلکہ صلیبی موت گوارہ کی اور...................بن کر اس دُ نیا میں آ گیا۔

15۔لیکن مُر دوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے باپ اور رُوح الُقدّس کے ساتھ.................................ہونے کی گواہی دی۔

16۔خُدا...اِس دُنیا کی سب چیزوں کا خالق ،مُحافظ اور بادشاہ ہے جس نے انسان کی نجات کا انتظام کیا۔

17۔خُدا...راہِ نجات ہے اور انسان کے گُناہوں کی مُعافی اور فطرت کی تبدیلی کا کام کرتا ہے۔

18۔خُدا...نجات ، ایمان اور عدالت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہمارا مدد گار ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 26 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

?	صفحہ 21-22 کے جوابات: 8۔کلام ؛ 9۔ایمان ؛ 10۔تثلیث فی التوحید ؛ 11۔خُدا،اقنوم۔

نظرِ ثانی

پوری تاریخِ اِنسانی میں لوگ خُدا کے متعلق جاننے کے لیے کوشاں رہے ہَیں کہ خُدا کیسا اور کون ہَے ؟ لیکن لوگ اکثر دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے ۔ بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا ایک ہَے ۔ اِس اِیمان نے خدا کے لوگوں کو دُوسرے لوگوں سے الگ کر دیا ہے ۔ بائبل مُقدّس تثلیث فی التوحید کے اقانیمِ ثلاثہ کے بارے میں بیان کرتی ہَے ۔ ہم خدا باپ ، خُدا بیٹا اور خُدا رُوح القُدّس کے بارے میں پڑھتے ہَیں کہ خُدا ایک ہے لیکن اُس کے تین اقنوم ہَیں ۔

ہم اِسے سمجھ نہیں سکتے ۔ لیکن اِیمان لانے کے لیے اُسے پوری طرح سمجھنا ضروری نہیں ۔ ہم خُدا کے کلام پر اِیمان رکھتے ہَیں ۔ کیونکہ خُدا اپنے بارے میں جھوٹ بول کر انسان کو گمراہ نہیں کر سکتا ۔

خُدائے ثالوث کے بارے میں بیان کرنے کے لیے لفظ تثلیث فی التوحید اِستعمال کیا جاتا ہے ۔ اقانیم ثلاثہ قُدرت ، طاقت ، حِکمت اور خرد میں یکساں ہیں اور محبت میں غیر جانبدار ۔ کوئی اقنوم بھی دُوسرے سے کم یا زیادہ اہم نہیں ۔ صِرف ایک بار تثلیث فی التوحید کے ایک اقنوم نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار ہوا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارہ کی ، باپ کے تابع ہو گیا ۔ یعنی خُدا بیٹا اِنسان بن کر زمین پر آ گیا ۔ اُس نے یوحنا کی انجیل میں خود یہ فرمایا ہے کہ باپ اُس سے بڑا ہَے ۔

لیکن مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس نے باپ اور رُوح القُدّس کے ساتھ یکساں ہونے کے متعلق گواہی دی ۔ اُس نے فرمایا، ''آسمان اور زمین کا کل اختیار مُجھے دِیا گیا ہے''۔

تینوں اقنوم برابر ہَیں ۔ اِن تینوں اقانیم کو فعالیت سے مُنسلک کر کے ہم سمجھ سکتے ہیں ۔ خُدا باپ اِس دُنیا کی سب چیزوں کا خالق، مُحافظ اور بادشاہ ہے جس نے انسان کی نجات کا انتظام کیا ہے۔ خُدا بیٹا راہِ نجات ہے اور انسان کے گُناہوں کی مُعافی اور فطرت کی تبدیلی کا کام کرتا ہے۔ خُدا رُوح القدّس نجات، ایمان اور عدالت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہمارا مددگار ہے ۔ اِس سارے کام کو تقسیم کرنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایک اقنوم دوسرے اقنوم کے کام میں شامل نہیں بلکہ اِس کا مطلب یہ ہَے کہ ہر اقنوم کی اپنے کام سے وابستگی دُوسرے اقانیم کی نِسبت زیادہ ہَے ۔

امتحانی سوالنامہ

1 ۔ اکثر لوگ .... سے دیوتاؤں کی پرستش کرتے رہے اور کر بھی رہے ہیں ۔

صفحہ 23-24 کے جوابات: 12 ۔ یکساں ؛ 13 ۔ محبت ؛ 14 ۔ اِنسان ؛ 15 ۔ یکساں ؛ 16 ۔ باپ ؛ 17 ۔ بیٹا ؛ 18 ۔ اِیمان ۔

2۔بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا..ہے ۔

3۔واحد خُدا کے تین اقنوم ہیں: یعنی خُدا..،

خُدا..اور خُدا..۔

4۔ہم اِس بات پر اِیمان رکھتے ہیں کیونکہ خُدا نے اپنے کلام یعنی..

میں ایسا ہی فرمایا ہے ۔

5 ۔لفظ..خُدائے ثالوث کے بارے میں بیان

کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔

6۔لفظ..اور..کو خُدا کی واحدت

میں کثرت کو بیان کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔

7 ۔اقانیم ثلاثہ قُدرت، طاقت، حِکمت اور خرد میں.. ہیں

اور محبت میں غیر جانبدار۔

8 ۔صِرف ایک بار ایک اقنوم یہاں تک فرمانبردار رہا کہ اُس نے موت بلکہ صلیبی

موت گوارہ کی اور..کے تابع ہو گیا۔

9۔لیکن بیٹے نے .... میں سے جی اُٹھنے کے بعد باپ اور رُوح القُدّس کے ساتھ یکساں ہونے کے متعلق گواہی دی۔

10۔خُدا.............................. اِس دُنیا کی سب چیزوں کا خالق، مُحافظ اور بادشاہ ہے جس نے انسان کی نجات کا انتظام کیا ہے۔

11۔خُدا.............................. راہِ نجات ہے اور انسان کے گُناہوں کی مُعافی اور فطرت کی تبدیلی کا کام کرتا ہے۔

12۔خُدا.............................. نجات، ایمان اور عدالت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ہمارا مددگار رہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 99 پر ملاحظہ کریں)

تیسرا باب

خُدا باپ

کیا کبھی آپ نے کوئی چیز تخلیق کی ہَے ؟ ۔شاید آپ ایک مصّور ہوں اور ممکن ہَے کہ آپ کی تخلیق کی ہوئی چند تصاویر بھی آپ کے پاس ہوں ۔بعض لوگ اچھے قلم کار ہوتے ہَیں اور وُہ بہت اچھی کہانیاں، نظمیں یا کِتابیں تحریر کرتے ہوں ۔ممکن ہَے کہ کچھ لوگ تن ساز ہوں اور انہوں نے اپنے جِسم کو تن سازی سے خُوبصُورت بنا رکھا ہو۔ یہ سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ انسان میں کِسی نئی چیز کی تخلیق کی خواہش ہوتی ہَے ۔

حقیقی خالق خُدا ہَے ۔اُس نے سُورج ، چاند اور ستاروں کو خلق کِیا بلکہ ساری کائنات اُسی کی تخلیق ہے۔

خُدا باپ نے کائنات کو تخلیق کیا ہے اور کتاب کے اس باب میں ہم رسُولوں کے عقیدہ کے اُسی پہلے حِصّے پر غور کریں گے۔ اس حصے میں مسیحی اُس اِیمان کا اِقرار کرتے ہَیں جو وُہ خُدا باپ کے بارے میں رکھتے ہَیں۔ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا باپ نے تخلیق کے کام کو کِس طرح کیا؟

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا اپنی تخلیق کی حفاظت کِس طرح کرتا ہَے؟ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ گناہ نے اس تخلیق کو کس طرح تباہ کِیا؟

''میں اِیمان رکھتا ہوں خُدا قادرِ مُطلق باپ پر...'' یہ الفاظ رسُولوں کے عقیدہ کے اِبتدائی الفاظ ہَیں اور یہ اس اِیمان کے ساتھ کہے جاتے ہَیں کہ خُدا باپ قُدرت اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔ اُس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اُس کا کوئی ارادہ رُک نہیں سکتا۔

''...جِس نے آسمان اور زمین کو پَیدا کِیا''۔ خُدا باپ نے کِس طرح تخلیق کے کام کو کِیا؟ کیونکہ کِسی چیز کو بنانے کے لیے انسان کو مادّی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک مُصور کو تصویر بنانے کیلئے کاغذ، پنسل اور باقی متعلقہ چیزیں درکار ہوتی ہیں اور پھر وہ اپنے کام کا آغاز کر سکتا ہے۔ لیکن ابتدا میں خُدا

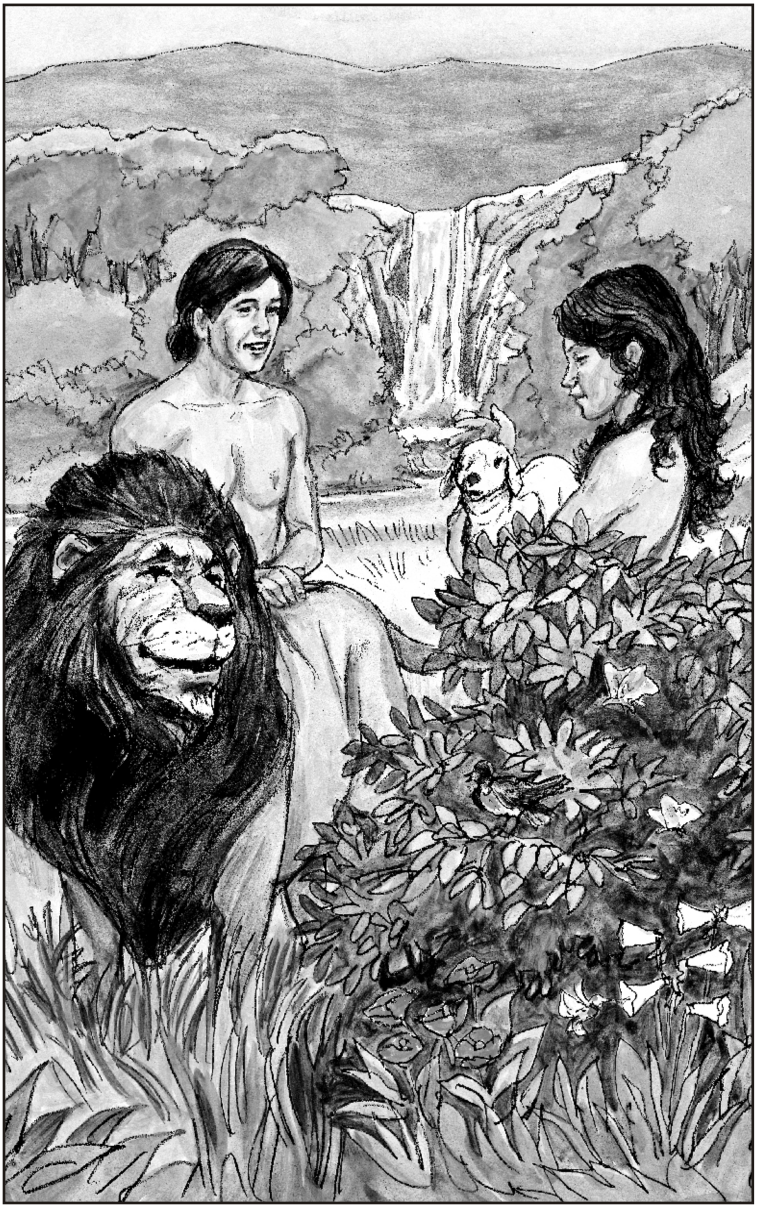

خُدا نے زمین پر تمام چیزوں کو خلق کِیا

باپ کے پاس اور کُچھ بھی موجود نہ تھا۔ بلکہ اُس نے سب چیزوں کو اپنے مُنہ کے کلام سے تخلیق کیا۔ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے، ''خُدا نے کہا کہ ایسا ہو جا اور ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ خُدا باپ نے فرمایا اور حکم دیا''۔

کلامِ مُقدّس میں خُدا باپ کے اِبتدائی الفاظ درج ہَیں اُس نے یوں فرمایا کہ، ''روشنی ہو جا'' اور ''روشنی ہو گئی'' (پیدائش 3:1)۔ تخلیقِ کائنات کا پورا واقعہ بائبل مُقدّس کی پہلی کتاب (پَیدائش) کے پہلے باب میں درج ہے۔ اِس تحریر سے ہمیں یہ معلُوم ہوتا ہے کہ کِس طرح خُدا باپ کے صِرف کہنے سے ہی پُوری کائنات کی سب چیزیں خلق ہو گئیں۔ چھ دِن میں زمین و آسمان اور جو کچھ اِس میں ہے خُدا باپ نے خلق کیا اور ساتویں دِن اُس نے آرام کِیا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب کچھ اُس کی مرضی اور ارادے سے بنا ہے۔ وہ قادرِ مطلق زندہ خدا اور کام کرنے والا خدا ہے۔ اس لیے وہ اپنی ساری تخلیق میں جلال پانا چاہتا ہے۔

1۔ ''میں .... رکھتا ہوں خُدا قادرِ مُطلق باپ پر...''

2۔ رسُولوں کے عقیدہ کے اِبتدائی الفاظ اس .... سے کہے جاتے ہَیں کہ خُدا باپ قُدرت اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔

3۔ ابتدا میں خُدا باپ کے پاس کُچھ اَور موجود نہ تھا بلکہ اُس نے سب چیزوں کو اپنے .... سے تخلیق کیا۔

4۔خُدا باپ نے..دِنوں میں کائنات کوتخلیق کِیا۔

5۔ساتویں دِن کوخُدا باپ نے برکت دی اور.................................کِیا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 34 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

موجو ہ زمانے میں بُہت سے لوگ تخلیقِ کائنات کے بارے میں کلامِ مُقدّس پر اِیمان نہیں رکھتے۔اُن کا تخلیقِ کائنات کا نظریہ ہے کہ کائنات خود بخود معرض وجود میں آئی کیونکہ ابتدا میں کائنات مادّے کا ایک گولہ تھا جو کیمیائی عمل سے دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا اور بڑے بڑے ذرات خلا میں بکھر گئے۔وُہ بڑے ذرّات ستارے اور سیارے(اجرامِ فلکی) کہلاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا زندگی کے بارے میں نظریہ یہ ہے کہ زمین پر زِندگی حادثاتی طور پر نُمو دار ہُوئی اور زندگی نے کروڑوں سالوں کے بعد اِنسان،حیوان اور نباتات کی شکل اِختیار کرلی۔یہ اُن کا اِرتقائی نظریہ ہے جو ڈارون نامی ایک شخص نے پیش کیا۔

لیکن یہ اِرتقائی نظریہ بہت سی وجوہات کی بنا پر غلط تسلیم کِیا جاتا ہَے۔اُن وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ ابتدا میں کائنات مادّے کا ایک گولہ تھا جو کیمیائی عمل کی وجہ سے دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔اب سوال یہ ہے کہ یہ ہونے والا دھماکہ کائنات میں کب اور کس وقت رُونما ہوا؟۔ دھماکے چیزوں کو بناتے

نہیں بلکہ تباہ کر دیتے ہَیں ۔مُصنف ایک ایسے شخص کو جانتا ہَے جو اکثر یہ کہتا ہَے کہ میں نظریہ اِرتقاء (جو ڈارون نے پیش کیا ہے) پر اُس وقت یقین کروُں گا جب یہ ممکن ہو جائے کہ (ڈائنامائیٹ) دھماکہ خیز موآد کو ایک لوہے کے کباڑ خانے میں پھینکنے سے دھماکا کرنے کے بعد وہاں ایک موٹر کار خود بخود تیار ہو جائے۔

اِس نظریہ اِرتقاء کو غلط قرار دینے کی اَور بھی وجوہات ہَیں ۔مثلاً بائبل مُقدّس میں مرقوم ہے کہ ''چنانچہ ہر ایک گھر کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہوتا ہَے مگر جس نے سب چیزیں بنائیں وُہ خُدا ہَے'' (عبرانیوں 4:3)۔چیزیں خود بخود نہیں بنتیں بلکہ کِسی نہ کِسی کو اُنہیں بنانا پڑتا ہَے ۔اور خُدا باپ زمین وآسمان اور اِس میں موجود ہر ایک چیز کا بنانے والا ہے۔

ڈارون کے نظریہ اِرتقاء کو غلط قرار دینے کی ایک اور وجہ یہ ہَے کہ بائبل مُقدّس میں لکھا ہے کہ خُدا ایوب سے پُوچھتا ہَے ''تو کہاں تھا جب مَیں نے زمین کی بنیاد ڈالی؟'' (ایوب 4:38)۔دُنیا کی اِبتدا کا کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے صِرف خُدا باپ، خُدا بیٹا اور خُدا روح القدس ہی چشم دیدہ گواہ ہیں ۔ان چشم دید گواہوں کا ثبوت بھی خُدا کے کلام میں ہی ملتا ہے ۔سب کچھ کیسے رُونما ہُوا بائبل مُقدس اِس بات کی گواہ ہَے ۔ڈارون کا نظریہ اِرتقاء ایک اِنسانی نظریہ ہَے ۔اس لیے وُہ صِرف اِس غلط نظریہ کو پیش کر سکتا ہے لیکن حقیقی ثبوت نہیں دے سکتا بلکہ زیادہ تر قیاس آرایوں پر ہی

؟ صفحہ 32-33 کے جوابات: 1۔ایمان؛ 2۔ایمان؛ 3۔مُنہ کے کلام ؛ 4۔ چھ؛5۔آرام۔

ہی اس نظریئے کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

6۔بعض لوگ نظریہ...پر یقین رکھتے ہَیں ۔

7۔وُہ سوچتے ہَیں کہ کائنات...طور پر وجود میں آئی۔

8۔وُہ خیال کرتے ہَیں کہ کائنات اُس وقت وجود میں آئی جب ایک مادّے کا گولہ

....سے پھٹ کر بکھر گیا۔

9۔دھماکے سے چیزیں تباہ ہوتی ہَیں ....میں نہیں آتیں۔

10 ۔ بائبل مُقدّس بیان کرتی ہَے کہ...نے

سب چیزوں کو تخلیق کیا۔

11۔بائبل مُقدّس بیان کرتی ہے کہ یہ کائنات کیسے تخلیق کی گئی ؟صِرف خُدا ہی اِس

کا..ہَے

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 37 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

یقیناً ہم یہ ضرور جاننا چاہیں گے کہ خُدا باپ نے اِنسان کو کیسے بنایا ؟۔ خُدا نے زمین کی مٹی سے آدم کو بنایا اور اُس میں زندگی کا دَم پھوُنکا۔اِس کے بعد خُدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکال لی۔اور اُس پسلی سے خُدا نے ایک عورت بنائی۔پھر خُدا نے آدم اور اُس کی بیوی کو برکت دی اور کہا کہ

خُدا نے آدؔم اور حوّؔا کو بہُت سی برکات دِیں

پھلواور بڑھواور زمین کو معمور و محکُوم کرو۔

خُداباپ نے سب چیزوں کو خلق کِیا مگر تخلیق کے بعد خُدا نے دُنیا و کائنات کو فراموش نہیں کیا بلکہ وُہ آج بھی انسانوں کے تحفظ کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ وُہ ہمارے لیے بارش برساتا ہے، سورج کی روشنی مہیا کرتا ہے تاکہ پودوں اور جانداروں کی نشوونُما ہو سکے۔ وہ گرم، سرد، خزاں اور بہار جیسے موسم لاتا ہے۔ وُہ ستاروں اور دیگر اجرامِ فلکی کو اُن کے مدار میں رکھتا ہے۔ خود بخود وجود میں آنے والی کائنات کب تک چل سکتی تھی بلکہ جلد ہی کسی اور کیمیائی عمل سے تباہ ہوگئی ہوتی۔

خدا انسان کی مُحافظت و نشوونُما کرتا اور تمام ضروریاتِ زِندگی کی چیزیں مہیا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر وُہ ہمیں ایک ہی قسم کی خوراک نہیں دیتا۔ بلکہ مختلف اقسام کی خوراک اور پینے کے لیے صاف پانی مہیا کرتا ہے تاکہ ہم زِندہ رہ سکیں۔ وُہ ہمیں لباس اور گھروں میں پناہ بھی مہیا کرتا ہے۔ خُداباپ کی قدرت ہمارے لئے بھروسا، سلامتی اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ اسی کے باعث ہمیں نجات ملتی اور تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ موت، شیطان اور گناہ کی فطرت پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

12۔ خُدا نے اِنسان کو زمین کی.. سے بنایا۔

؟	صفحہ 35 کے جوابات: 6۔ ارتقاء ؛ 7۔ حادثاتی ؛ 8۔ دھماکے ؛ 9۔ وجود ؛ 10۔ خُداباپ ؛ 11۔ گواہ۔

13۔اُس نے پہلی عورت کو مرد کی .... سے بنایا۔

14۔اُس نے اُنہیں ساری زمین پر ....

ہونے کے لیے برکت دی۔

15 ۔ خُدا باپ اِس دُنیا اور ہم سب اِنسانوں کی ....کیلیۓ

مسلسل طور پر مصروفِ عمل ہَے ۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 40 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

ہماری تخلیق اور مُحافظت کیلیۓ خُدا باپ شُکر گزاری کے لائق ہَے ۔ہمیں اُس سے محبت رکھنا اور اُس کی فرمانبردار رہنے کی ضرورت ہَے ۔لیکن ہم خُدا باپ سے ویسی محبت نہیں کرتے اور نہ ہی اُس طرح فرمانبردار رہتے ہیں جیسا وہ چاہتا ہے۔ بلکہ ہم ہر وقت اُس کے خِلاف گُناہ ہی کرتے رہتے ہَیں ۔

خُدا نے آدم اور حوا کو ساری دُنیا عطاء کی تھی اور اُس نے اُنہیں حُکم دِیا تھا کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھائیں ۔لیکن شیطان کے بہکانے اور اپنی مرضی سے وہ گناہ میں گرے اور انھوں نے وہ کام کیا جِس سے خُدا نے اُنہیں منع کِیا تھا۔آدم اور حوا وہ پہلے انسان ہیں جو سب سے پہلے گُناہ کا شکار ہوۓ۔

انسان کا گناہ میں گرنا ہی انسان اور اِس دُنیا کی تباہی کا سبب بنا۔ بوسیدگی، دُکھ اور موت کا عمل دخل شروع ہو گیا۔لیکن بوسیدگی ،دُکھ اور موت اِنسان کے گُناہ کا

نتیجہ ہَیں اِن میں خُدا کی مرضی شامل نہیں تھی کہ انسان اِن کا شکار ہو۔لیکن یہ آج بھی انسان کے گناہ کے سبب اُس کے ساتھ ہیں۔

پھر خُدا باپ نے انسان کی نجات کا انتظام کیا اور ایک نجات دہندہ بھیجنے کا انسان کے ساتھ وعدہ کِیا۔ وُہ نجات دہندہ یسوعؔ مسیح ہَے۔ یسوع مسیح نے ہمارے گُناہوں کا فدیہ دے کر ہمیں گناہ اور ابدی موت سے نجات دی۔ اُس نے دوبارہ آنے کا وعدہ کِیا ہے۔ آخرکار یہ گُناہ سے بھری دُنیا تباہ ہو جائے گی اور ایک نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی۔ بائبل مُقدّس میں بیان ہَے کہ وُہ ایک بار پھر کامِل ہوں گے۔ یعنی ہم کامِل اور گُناہ سے پاک ہو کر اُس کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام میں سکونت کریں گے۔

16۔انسان کی تخلیق اور مُحافظت کے پیشِ نظر خُدا باپ..
....کے لائق ہَے۔

17۔لیکن ہم ہر وقت اُس کے خِلاف..............................ہی کرتے رہتے ہَیں۔

18۔آدؔم اور حوؔا وہ پہلے..تھے جو سب سے پہلے گُناہ کا شکار ہوئے اور انھوں نے وہ کام کیا جِس سے خُدا نے اُنہیں منع کِیا تھا۔

19۔گناہ میں گرنا ہی انسان اور اِس دُنیا کی تباہی کا سبب بنا۔.............................،
.............................اور.............................کا عمل دخل شروع ہو گیا۔

20۔یسوع نے دوبارہ آنے کا وعدہ کِیا ہے تب ایک نیا..............................
اور نئ.......................ہوگی۔

21۔ہم اُس کے ساتھ..کی زندگی اور ابدی
آرام میں سکونت کریں گے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 42 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

رسُولوں کے عقیدہ کے اِبتدائی الفاظ اس اِیمان سے کہے جاتے ہَیں کہ خُدا باپ قُدرت اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔اُس کیلئے کوئی کام مشکل نہیں وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اُس کا کوئی ارادہ رُک نہیں سکتا۔

خُدا باپ نے کِس طرح تخلیق کے کام کو کِیا؟۔کِسی چیز کو بنانے کے لیے انسان کو مادّی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن ابتداء میں خُدا باپ کسی کو استعمال نہیں کیا بلکہ اُس نے سب چیزوں کو اپنے مُنہ کے کلام سے تخلیق کیا۔ چھ دِن میں زمین وآسمان اور جو کچھ اِس میں ہے خُدا باپ نے خلق کیا اور ساتویں دِن اُس نے آرام کِیا۔

?	صفحہ 38 کے جوابات: 12۔مٹی ؛ 13۔پسلی ؛ 14۔حُکمران ؛ 15۔محافظت ؛

بعض لوگ اِس بات پر یقین رکھتے ہَیں کہ کائنات خود بخود معرضِ وجود میں آ گئی۔ وُہ سوچتے ہَیں کہ کروڑوں سال پہلے مادّہ کے ایک گولہ میں ایک دھماکے کے نتیجہ میں یہ کائنات وجود میں آئی۔ اُن کا یہ یقین ڈارون کا نظریۂ اِرتقاء کہلاتا ہَے۔ لیکن یہ سب کچھ جس کی مرضی اور ارادے سے بنا ہے وہ ذات خُدا کی ذات ہے۔ جو زندہ خدا اور کام کرنے والا خدا ہے۔ اس لیے وہ اپنی ساری تخلیق میں جلال پاتا ہے۔

ہمیں اِس نظریہ پر یقین رکھنے کی ضرورت ہے کہ دھماکے سے چیزیں بنتی نہیں ہیں بلکہ تباہ ہوتی ہیں۔ بائبل مُقدّس میں یہ لکھا ہَے کہ اِن سب چیزوں کی شروعات کا واحد گواہ خود خُدا ہَے۔

خُدا انسان کی مُحافظت ونشو ونُما کرتا اور تمام ضروریاتِ زِندگی مہیا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر مختلف اقسام کی خوراک اور پینے کے لیے صاف پانی مہیا کرتا ہَے۔ لباس اور گھروں میں پناہ بھی مہیا کرتا ہَے۔ خُدا باپ کی قدرت ہمارے لئے بھروسا، سلامتی اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔

اس لیے ہمیں اُس سے محبت کرنے اور اُس کے فرمانبردار رہنے کی ضرورت ہَے۔ لیکن ہم خُدا باپ کے خِلاف گُناہ ہی کرتے رہتے ہَیں۔ خُدا نے آدؔم اور حوا کو ساری دُنیا عطاء کی تھی۔ لیکن شیطان کے بہکانے اور اپنی مرضی سے وہ گناہ میں گرے۔ آدؔم اور حوؔا وہ پہلے انسان تھے جو گُناہ کا شکار ہوئے۔

پھر خُدا باپ نے انسان کی نجات کا انتظام کیا اور ایک نجات دہندہ بھیجنے کا وعدہ کِیا اور وُہ نجات دہندہ یسوعؑ مسیح ہے۔ یسوع مسیح نے ہمارے گُناہوں کا فدیہ دے کر ہمیں گناہ اور ابدی موت سے نجات دی۔ وہ دوبارہ آئے گا تب یہ گُناہ سے بھری دُنیا تباہ ہو جائے گی اور ایک نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی اور ہم اُس کے ساتھ ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام میں سکونت کریں گے۔

اِمتحانی سوالنامہ

1۔ رسُولوں کے عقیدہ کا پہلا .... خُدا باپ کے متعلق ہے۔

2۔ خُدا .... باپ زندگی کا سرچشمہ ہے۔

3۔ خُدا نے سب چیزوں کو اپنے منہ کے .... سے تخلیق کیا۔

4۔ بعض لوگ سوچتے ہیں کہ کائنات خود بخود بن گئی کیونکہ وُہ ڈارون کے نظریہ .... پر یقین رکھتے ہیں۔

صفحہ 39-40 کے جوابات : 16۔ شُکرگزاری ؛ 17۔ گُناہ ؛ 18۔ انسان ؛ 19۔ بوسیدگی ، دُکھ ، موت ؛ 20۔ آسمان ، زمین ؛ 21۔ ہمیشہ ۔

5۔ بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے کہ..سب چیزوں کا خالق ہَے۔

6۔ دُنیا کی تخلیق کا واحد..خود خُدا ہَے۔

7۔ خُدا اپنی تخلیق کی خود..کررہا ہَے۔

8۔ خُدا ہر جاندار کو..، ....اور ....مہیا کرتا ہَے۔

9۔ خُدا نے..کو مٹی سے بنایا۔

10۔ خُدا نے حوا کو آدم کی .... سے بنایا۔

11۔ خُدا نے انسان کو ساری دُنیا پر.. بنایا۔

12۔ جو کُچھ خُدا نے ہمارے لیے کِیا ہے اُس کیلئے ہمیں اس کی .... اور فرمانبرداری کرنی چاہیے۔

13۔ لیکن ہم اُس کے خِلاف مسلسل..کرتے رہتے ہَیں۔

14۔ آدم اور حوا پہلے.. تھے جو سب سے پہلے گُناہ کا شکار ہوئے۔

15۔ہمارے .... کی وجہ سے دُکھ ،

موت اور بوسیدگی اِس دُنیا میں آئی ۔

16 ۔یسوع جب دوبارہ آئے گا تو گُناہ سے بھری دُنیا ....

ہو جائے گی اور ایک نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی۔

17 ۔ہم اُس کے ساتھ ہمیشہ کی .... اور ابدی آرام میں

....کریں گے۔

18۔یسوع مسیح نے ہمارے گُناہوں کا .... دے کر ہمیں

گناہ اور ابدی موت سے نجات دی۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 99 پر ملاحظہ کریں)

چوتھا باب

خُدا بیٹا

ہم اُس وقت کے مُنتظر رہتے ہَیں کہ کب ہمارے عزیز بہن بھائی ہمیں گھر میں ملنے کے لیے آئیں ۔ کیونکہ اُن کے آنے سے خُوشیاں دوبالا ہو جاتی ہَیں اور دِل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہَے کہ وہ ہم سے محبت کرتے ہَیں ۔اس لئے وہ مِلنے کے لیے ہمارے گھر آتے ہَیں ۔بعض اوقات کچھ عزیزوں کو مِلنے کے لیے طویل سفر طے کرنا پڑتا ہَے لیکن پھر بھی وہ بڑی خوشی کے ساتھ اِس طویل سفر کو طے کر لیتے ہَیں ۔ تاکہ وہ یہ ثابت کر سکیں کہ ہماری اُن کی نظر میں کتنی زیادہ اہمیت ہے۔

یہ بہت بڑی حقیقت ہے کہ خُدا بیٹے نے ہمارے لیے بالکل اِسی طرح کِیا ہے۔وُہ اِس دُنیا میں آیا تاکہ ہمارے ساتھ رہے اور ہمیں گُناہوں سے نجات دے۔

کوئی ایسا شخص جس کو آپ نے زخمی کیا ہو یا دُکھ دیا ہوا گر وہ شخص آپ سے ملنے کے لیے آرہا ہو تو آپ کے احساسات کیسے ہوں گے؟ ۔شاید آپ یہ سوچیں کہ وُہ شخص قتل کرنے یا بدلہ لینے آرہاہے ۔لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ یسوع جس کو ہم نے دُکھ دیا تھا وہ ہمارے گناہوں کی خاطر مصلوب ہونے کے لیے اور ہمیں ابدی موت سے بچانے کے لیے ہمیں ملنے آیا۔

رسُولوں کے عقیدہ کے دُوسرے حصے میں ہم یہ اِقرار کرتے ہَیں کہ خُدا بیٹے نے بالکل ایسے ہی کِیا جیسا کہ ہم نے اُوپر پڑھا ہے۔دُوسرا حصہ ہم پر واضح کرتا ہَے کہ خُدا بیٹا کون ہَے ، وُہ کیا کرنے آیا اور اب ہماری زندگی میں کیا کرنا چاہتا ہَے؟ اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ کِس طرح اور کیوں خُدا بیٹے نے تجسم لیا؟

☆ یہ بتا سکیں کہ کِس طرح اُس نے گُناہ، موت اور ابلیس کو شکست دی؟ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ خُدا بیٹا اَب اور مستقبل میں ہمارے لیے کیا کرسکتا ہے؟

(مَیں اِیمان رکھتا ہُوں)

''اُس کے اکلوتے بیٹے ہمارے خُداوند یسوؔع مسیح پر...''

یہ الفاظ رسُولوں کے عقیدہ کے دُوسرے حصے کے اِبتدائی الفاظ ہَیں ۔ان

الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ ہم چند حیران کُن باتوں پر اِیمان رکھتے ہَیں ۔مثلاً ہم یہ اِیمان رکھتے ہَیں کہ ایک بچہ جو یوسف نامی ایک بڑھئی کے گھر میں آج سے تقریباً 2014سال پہلے دُنیا میں تجسم لے کر آیا وہ خُدا کا بیٹا ہَے ۔

خُدا باپ کی طرح بیٹا بھی ازلی وابدی ہے۔اُس کا کوئی شروع نہیں اور نا ہی اُس کا کوئی آخر ہَے یعنی وہ بھی باپ کی طرح لامحدود ہے۔زمینی باپ اپنے بچوں سے شاید 18 یا 20 سال یا اِس سے کچھ زیادہ سال بڑے ہوتے ہیں۔لیکن خُدا باپ اور اُس کا اکلوتا دونوں ازلی ہَیں اور برابر ہیں۔

یہاں نکتہ یہ ہے کہ وہ باپ کا اکلوتا ہے۔اور اکلوتا کے معنی ''ایک ہی'' کے ہیں۔اِس کا مطلب ہَے کہ خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو خلق نہیں کِیا جیسا خُدا نے ہر انسان کو خلق کِیا ہے۔ یہ نکتہ اُن لوگوں کے خلاف ہے جو یسوع مسیح کی الوہیت سے انکار کرتے ہیں۔یوحنا رسول کہتے ہیں کہ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔یہ بیان ثابت کرتا ہے کہ وہ باپ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے اکلوتا ہے چونکہ وہ باپ کا کلام ''کلمہ'' ہے اس لیے جب سے خُدا ہے وہ خُدا کے ساتھ ہے۔وُہ خدا باپ کی طرح ازلی ہَے جس کا کوئی شروع نہیں اور نہ ہی کوئی اختتام ہَے ۔

1۔خُدا باپ کی طرح بیٹا بھی..............................و..............................

ہے۔اُس کا کوئی شروع نہیں اور نا ہی اُس کا کوئی آخر ہَے ۔

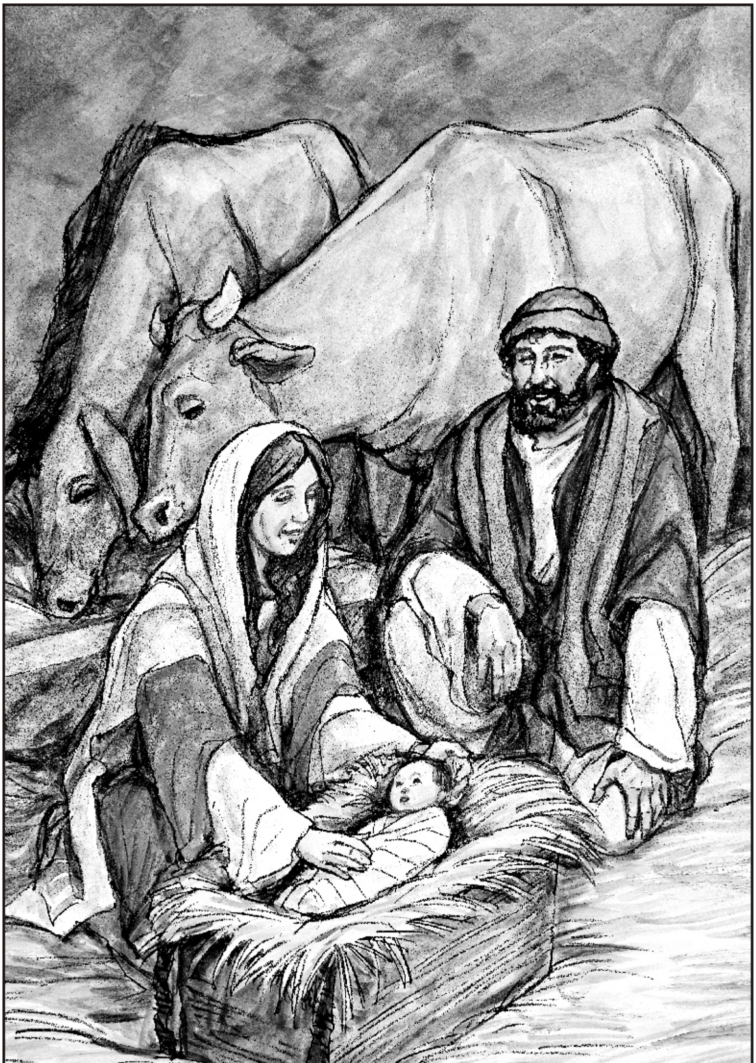

مریمؔ نے بچّے یسوعؔ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں رکھا

2۔ یہ نکتہ اُن لوگوں کے .... ہے جو یسوع مسیح کی الوہیت سے انکار کرتے ہیں۔

3۔ چونکہ وہ باپ کا ''..'' ہے اس لیے جب سے خُدا ہے وہ خُدا کے ساتھ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 50 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

اِنسان پیدائش سے ہی گُنہگار ہے۔ ہم گناہ کی حالت کو اپنے ماں باپ سے وراثت میں لیتے ہیں۔ لیکن جب خُدا بیٹے نے تجسم لیا تو وُہ گُناہ سے پاک اور دوسرے اِنسانوں سے مُنفرد تھا۔ کوئی اِنسانی باپ اُس کی پَیدائش کے ساتھ وابستہ نہیں۔ رُوح اُلقُدّس کی قدرت سے وہ پیٹ میں پڑا اور فطرت، جوہر اور خاصیت میں خُدا کی طرح ہے۔ وہ خُدا کی صورت رکھتا ہے اور اس کے برابر ہے۔

''...جو رُوح اُلقُدّس کی قُدرت سے پیٹ میں پڑا''
''کنواری مریمؔ سے پَیدا ہُوا''

ہم ایمان رکھتے ہَیں کہ یسوعؔ مسیح کی ماں رُوح اُلقُدّس کی قُدرت سے حامِلہ ہُوئی۔ بچوں کی پَیدائش کِس طرح ممکن ہوتی ہَے ہم اسے اچھی طرح جانتے ہَیں۔ لیکن یسوعؔ کی پیدائش بالکل فرق طریقے سے ہوئی۔ چونکہ رُوح اُلقُدّس کی قدرت سے یہ ممکن ہوا۔ اس لیے اس میں جسمانی اور جنسی فعل کا کوئی تصور موجود نہیں

کیونکہ خُدا پاک روح ایسا نہیں کرسکتا۔ مریم کنواری اور مرد سے ناواقف تھی۔ مریم کے پاس جبرائیل فرشتہ یہ خبر دینے کے لیے آیا کہ وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوگی۔ اور فرشتہ مریم کے منگیتر یوسف کے پاس بھی گیا تا کہ اُس کو بھی یہ خبر دے۔ اُس فرشتہ نے یوسف اور مریم کو بتایا کہ جو بیٹا مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوگا وہ خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائے گا۔

4۔ خُدا کے اکلوتے بیٹے ہمارے خُداوند یسوع مسیح نے .... لیا۔

5۔ جب خُدا بیٹے نے تجسم لیا تو وُہ .... سے پاک خُدا کی فطرت پر تھا۔ اِس طرح وُہ دوسرے اِنسانوں سے مُنفرد تھا۔

6۔ ہم .... رکھتے ہَیں کہ یسوعؑ مسیح کی ماں رُوح القُدّس کی قُدرت سے حامِلہ ہُوئی۔

7۔ یسوع کی ماں .... تھی جِس کا نام .... تھا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 52 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

صفحہ 49 کے جوابات: 1۔ ازلی و ابدی؛ 2۔ خلاف ؛ 3۔ کلمہ ۔	؟

”...پنطُس پیلاطُس کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا“

” مصلُوب ہُوا، مرگیا اور دفن ہُوا۔“

اِنسان گناہ کی قید کے سبب خُدائے ثالوث کے ساتھ اپنے رشتے اور رفاقت کو بحال نہ رکھ سکا۔اور گُناہ کی سزا ابدی موت ہے۔ابدی موت سے انسان کے بچنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔

پھر یسوعؔ ہمیں گناہ سے بچانے کے لیے اس دُنیا میں آیا اور اُس نے ہمارے لیے دُکھ اُٹھایا۔اُس کا دُکھ اُٹھانا، مار کھانا اور ذلیل کیا جانا اس امر کی دلیل ہے کہ خُدا انسان کے دُکھوں سے بے نیاز نہیں بلکہ وہ اس کے دُکھوں میں شریک ہے۔

رسُولوں کے عقیدہ میں پنطُس پیلاطُس کا ذِکر ہے کیونکہ وہ اُس علاقے کا گورنر تھا جہاں یسوع نے زمینی زندگی گزاری۔پیلاطُس نے یسوع کو سزائے موت سُنائی اور جو حکم نامہ پنطُس پیلاطُس نے یسوع کی سزائے موت کے لیے تحریر کیا تھا وہ آثارِ قدیمہ میں دریافت ہو چکا ہے۔اُس حکم نامہ میں یہ لکھا ہے کہ ”یسوع مسیح ایک خاص شخص ہے جس پر یہودیوں میں خاصی کشمکش پائی گئی۔اسلئے اُس کو مصلوب کیے جانے کی سزا دی گئی۔یسوع کو تمام یہودیوں نے رد کر دیا اور یہودی قائدین نے اُس پر کفر کا فتویٰ لگا کر مجرم ٹھہرایا اور پیلاطُس نے اُسے سیاسی الزام کے تحت مصلوب کروایا“۔

اِنسان گُنہگار رہے اور بُہت سے مذاہب گُناہ کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش میں ہَیں ۔اس لیے کہ تمام مذاہب جانتے ہَیں کہ خُدا گُناہوں کی سزا ضرور دے گا۔ اس لیے تمام مذاہب اُس سزا سے بچنے کیلئے انسان کو مختلف طریقوں سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔لیکن سارے مذاہب ایک جیسے ہی ہَیں ۔کیونکہ وُہ لوگوں کو صرف یہ بتاتے ہَیں کہ یہ کام کریں یا وُہ کام کریں۔نمازیں پڑھیں یا قربانیاں چڑھائیں وغیرہ وغیرہ۔پھر جب یہ زندگی ختم ہو جائے گی تو آپ کو مُعلوم ہو جائے کہ آپ نے جو نیک کام کیئے ہیں وہ کافی ہیں یا نہیں۔ایسی باتیں جھوٹے یا باطِل مذاہب سکھاتے ہیں۔لیکن انسان اُن مذاہب کے لوگوں کی سُن کر اپنی زندگی کے خاتمے تک یہ نہیں جان پاتا کہ اُس کی زندگی ابدی موت سے بچ گئی ہے یا نہیں۔مگر اُس وقت تک بُہت دیر ہو چُکی ہوتی ہَے اور اِس کے بعد انسان کُچھ نہیں کر سکتا۔

صرف بائبل مُقدّس کے وسیلہ سے ہی انسان یہ جان سکتا ہے کہ وہ ابدی موت یعنی گناہ کی سزا سے بچ گیا ہے یا نہیں۔کیونکہ یسوع نے ہماری خاطر دُکھ اُٹھایا، مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن ہوا یہ سب کچھ انسان کو بچانے کے لئے ہی کیا گیا ہے۔ یسوع نے ہمارے گناہوں کا فدیہ ادا کر دیا ہے اب ہمیں اُس کو اپنا نجات دہندہ مان کر ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرنا ہے ۔ہمیں اپنی موت کا انتظار نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں پہلے ہی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ابدی زندگی کا یقین ہو جانا چاہئے۔

؟ صفحہ 50 کے جوابات: 4۔تجسم؛ 5۔گُناہ ؛ 6۔ایمان ؛ 7۔کنواری،مریم۔

رسولوں کا عقیدہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یسوع نے ''دُکھ اُٹھایا، مصلُوب ہُوا، مَر گیا اور دفن ہُوا''۔ اور ہمارے لیے یہ سب کچھ ''پنطُس پیلاطُس کے عہد'' میں ہوا۔ ہم یُوں کہہ سکتے ہَیں کہ: ''میرے گناہوں کا فدیہ یسوع نے 30ء میں خُدا باپ کے سامنے پیش کر کے ہمیں ابدی موت سے بچا لیا ہے۔ اُس وقت پنطُس پیلاطُس یہودیہ کی سرزمین کا رومی گورنر تھا''۔

8۔ یسوع نے ہمارے .... کی خاطر صلیبی موت برداشت کی۔

9۔ یسوع کو .... پر کیلوں سے جڑ دِیا گیا۔

10۔ .... نے یسوع کو سزائے موت سُنائی۔

11۔ انسان اُن مذاہب کے لوگوں کی سُن کر اپنی زندگی کے خاتمے تک یہ نہیں جان پاتا کہ اُس کی زندگی .... سے بچ گئی ہے یا نہیں۔

12۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ جس وقت سے ہم نے .... کیا ہے ہم ابدی موت سے بچ گئے ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 54 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

''عالم اَرواح میں اُتر گیا۔''

رسولوں کے عقیدہ میں یہ واحد نکتہ ہے جس کو بریکٹ میں دیا گیا ہے اور

ساتھ لکھا ہے اختیاری۔ تاہم اس کی بنیاد کلامِ مقدس میں موجود ہے ۔ پولس رسول کہتے ہیں کہ وہ زمین کے نیچے کے علاقہ میں اُترا بھی تھا (افسیوں 9:4)۔ پطرس بھی اس کا ذکر کرتا ہے کہ اُس نے جا کر اُن قیدی روحوں میں منادی کی جو اس اگلے زمانے میں نافرمان تھیں۔ (1 پطرس 3:18-20)

بعض اوقات عالمِ ارواح کا ترجمہ دوزخ کیا جاتا ہے ۔اور جہاں تک دوزخ کا تعلق ہے یہ خدا کے مخالفوں کی بربادی کی جگہ ہے اور جس جگہ کو تیار ہی بربادی کے لئے کیا گیا ہے ان میں موجود روحوں کو بچانے کے لئے یسوع مسیح کے پاس کوئی جواز نہیں۔ پرانے عہدنامہ میں اس کو پاتال کہا گیا ہے اور یہ بھی تباہی کو ظاہر کرتا ہے اور مسیح کے بارے میں یہ پیشن گوئی پائی جاتی ہے کہ اس کا پاتال میں جانا ممکن نہیں۔ (زبور 10:16) اور پطرس کہتا ہے کہ یہ پیشن گوئی اعمال 2:27-31 کے مطابق اس کے جی اُٹھنے پر پوری ہوئی۔ تاہم عالمِ ارواح دوزخ سے فرق ہے۔

یسوعؔ فاتح بن کر وہاں داخل ہُوا اور اُس نے اپنی فتح کا اعلان کیا۔ کیونکہ وہ صلیب پر گناہ، موت اور ابلیس کو شکست دے چکا تھا۔ اور جی اُٹھ کر اس نے اس فتح کو ثابت بھی کر دیا۔ یسوع کے اعلان میں یہ بات شامل ہے کہ عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔

؟	صفحہ 53 کے جوابات: 8۔ گُناہوں ؛ 9۔ صلیب ؛ 10۔ پنطُس پیلاؔطُس ؛ 11۔ ابدی موت ؛ 12۔ مسیح کو قبول ۔

اب ہمیں گناہ، موت اور ابلیس سے ڈرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا کیونکہ یسوعؔ نے انسان کو ابدی موت کی طرف لے جانے والی تمام طاقتوں کو نیست و نابُود کر دِیا ہَے۔

13۔رسولوں کے عقیدہ میں یہ واحد نکتہ ہے جس کو.................... میں دیا گیا ہے اور ساتھ لکھا ہے ''اختیاری''۔

14۔بعض اوقات عالمِ ارواح کا ترجمہ.................................. کیا جاتا ہے۔اور جہاں تک دوزخ کا تعلق ہے یہ خدا کے مخالفوں کی بربادی کی جگہ ہے۔

15۔یسوع نے فتح کے اعلان میں یہ کہا کہ عالمِ ارواح کی .... میرے پاس ہیں۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 57 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

''تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھا''

یسوعؔ کا تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھنا وہی ''خُوشخبری'' ہَے جِس کی یاد ہم عیدِ قیامت المسیح (اِیسٹر) کے دِن مناتے ہَیں۔یسوعؔ نے زِندہ ہو کر بُہت سی باتوں پر مُہر ثابت کر دِی۔پہلی بات اُس نے یہ ثابت کر دِیا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہَے۔اور اُس نے لوگوں کو پہلے ہی بتایا تھا کہ وُہ خُدا کا بیٹا ہَے۔اور اُس نے اُن کو

ایک فرشتہ عورتوں کو بتاتا ہے کہ یسوعؔ زِندہ ہے اور اُس کی قبر خالی ہے

اپنے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا تھا۔

دُوسری بات: اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبُوت ہَے کہ اُس نے ہمارے گُناہوں کا فدیہ دے دیا ہے۔ صلیبی موت کی سزا اُس نے ہمارے گُناہوں کی خاطر سہی۔ وہ اسی قربانی کے لیے تو اِس دُنیا میں آیا تھا۔ اور اُس کام کو مکمل کرنے پر اُس نے صلیب پر یہ اعلان کیا کہ، ''تمام ہُوا'' (یوحنا 19:30)۔ یہ کہنے سے اُس کا مطلب تھا کہ اُس نے دُکھ سہنے اور مَرنے سے تمام دُنیا کے گُناہوں کی قیمت ادا کر دِی ہَے۔ اور زندہ ہو کر اُس نے ثابت کیا کہ جو قربانی بحثیت سردار کاہن اُس نے باپ کے سامنے گزرانی ہے وہ قبول کر لی گئی ہے۔ انسان کی مخلصی کا کام مکمل ہو گیا۔

تیسری بات: اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبوت ہَے کہ جو اُس پر ایمان رکھتے ہَیں وہ بھی ایک دِن مُردوں میں سے زِندہ کیئے جائیں گے۔ صلیبی موت سے پہلے اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ خبر دی کہ، ''تھوڑی دیر باقی ہے کہ دُنیا مجھے پھر نہ دیکھے گی مگر تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ میں جِیتا ہوں تُم بھی جِیتے رہو گے''۔ (یوحنا 14:19) اُس نے ہمیں زندگی دی ہے اور ہم اُس کے ساتھ ابد تک زندہ رہیں گے۔ اور ایک وقت آئے گا کہ ہم زندہ کیئے جائیں گے اور ہوا میں اُڑ کر یسوع کا استقبال کریں گے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں گے۔

صفحہ 55 کے جوابات: 13۔ بریکٹ؛ 14۔ پاتال ؛ 15۔ کُنجیاں۔	?

16۔یسوعؑ کا تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھنا وہی ''..............................''

ہے جِس کی یاد ہم عیدِ قیامت المسیح (اِیسٹر) کے دِن مناتے ہَیں۔

17۔اُس کے جی اُٹھنے سے یہ ثابت ہوتا ہَے کہ وُہ درحقیقت ....

کا..............................ہَے۔

18۔اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبُوت ہَے کہ اُس نے ہمارے

..............................کا فدیہ دے دیا ہے۔

19۔اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبوت ہَے کہ جو اُس پر ایمان رکھتے

ہَیں وہ بھی ایک دِن مُردوں میں سے..............................کئے جائیں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 61 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

''آسمان پر چڑھ گیا''

اور

''خُدا قادرِ مُطلق باپ کے دہنی طرف جا بیٹھا''۔

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد چالیس دِن تک یسوعؑ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا رہا اور پھر وُہ اپنے شاگردوں کو ایک پہاڑ پر لے گیا اور وہ اُن سے باتیں کر ہی رہا تھا کہ آسمان پر اُٹھا لِیا گیا اور ایک بادل نے اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لِیا۔

ہم اِسے مسیح کا صعُود کہتے ہَیں ۔اور عیدِ صعود منائی جاتی ہے۔

اَب ہم اِیمان رکھتے ہَیں کہ وُہ باپ کے داہنی طرف بیٹھا ہے ۔جِس کا مطلب ہے کہ اَب اُسے باپ کے ساتھ کُل اختیار حاصل ہَے ۔جب وُہ زمین پر ایک اِنسان کی طرح تھا تو اُس نے اپنی الٰہی قُدرت اور اِختیارات کو پُورے طور پر اِستعمال نہ کِیا۔

وُہ اپنی الٰہی قُدرت کو کبھی کبھی اِستعمال میں لاتا تھا یعنی جب وہ بیماروں کو تندرست کرنے کے لیے مُعجزات کرتا اور مُردوں کو زِندہ کرتا تھا۔لیکن اپنی زمینی زِندگی کا بیشتر حِصّہ اُس نے ایک عام اِنسان کی طرح گزارا۔اُس نے ہمارے گُناہوں کے بدلے اپنی جان دینے کے مقصد کو پُورا کِیا اور پھر آسمان پر چلا گیا۔جہاں اُس نے اپنی الٰہی قُدرت اور اِختیار کو دوبارہ اپنے ہاتھ میں لے لِیا۔

اِس کا مطلب یہ ہَے کہ المسیح کو جلال اور عزت کا تاج پہنایا گیا ہے کیونکہ یسوع مسیح خصوصی اہمیت اور حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خصوصی اور منفرد حیثیت اور شرف فرشتوں کو حاصل نہیں۔یوحنا عارف اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے (مکاشفہ 12:5)۔اب مسیح خُدا باپ سے ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔

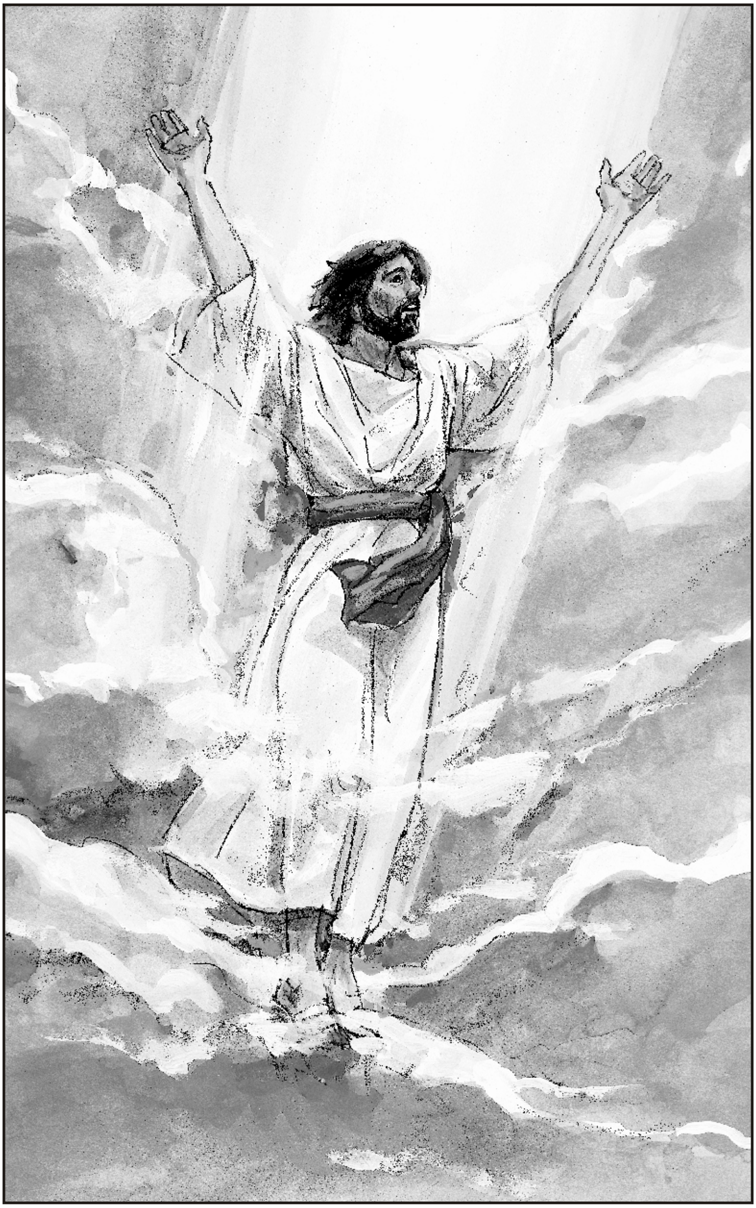

یسوؔع مُردوں میں سے زِندہ ہُوا اور آسمان پر چلا گیا

آپ کا اِس کِتاب کا مطالعہ کرنا اُس کے منصُوبے کا ایک حِصّہ ہے جو خُدا نے ہمارے لئے ترتیب دیا ہے۔ اگر آپ کو یہ کتاب نہ دِی گئی ہوتی تو کیا آپ یسوعؔ مسیح اور اُس کے کام کے متعلق اور بہتر طور پر جان سکتے جو اُس نے آپ کی خاطر کئے؟ اور کیا آپ رسولوں کے عقیدہ کو اس طرح جان سکتے؟۔ اَب جبکہ یسوعؔ خُدا باپ کے دہنی طرف بیٹھا ہے اور وُہ ہماری شفاعت کر رہا ہے۔ لیکن ہم پھر بھی ہر روز گُناہ کرتے ہَیں۔ اِس لیے اس کے بارے میں ضرور غور کریں

20۔ .... دِن کے بعد یسوعؔ آسمان پر اُٹھا لِیا گیا۔

21۔ ہم اِیمان رکھتے ہَیں کہ وُہ باپ کی .... طرف بیٹھا ہَے۔

22۔ اُس نے ہمارے گُناہوں کے بدلے اپنی جان دینے کے مقصد کو پُورا کِیا اور پھر .... پر چلا گیا۔

23۔ المسیح کو جلال اور عزت کا .... پہنایا گیا ہے۔

24۔ یسوعؔ خُدا .... کی دہنی طرف بیٹھا ہَے اور وُہ ہماری شفاعت کر رہا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 64 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

?	صفحہ 58 کے جوابات: 16۔ خوشخبری ؛ 17۔ خُدا، بیٹا ؛ 18۔ گُناہوں ؛ 19۔ زندہ۔

”جہاں سے وُہ زِندوں“

اور

” مُردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔“

یسوؔع مسیح اپنے لوگوں کو لینے کے لئے آرہا ہے تاکہ لوگ اُس کے جلال کو دیکھیں۔ وہ اس موقعہ پر اپنے لوگوں کو اجر دے گا۔ مسیح کی آمدِ ثانی پر اُس کے مقتدر اعلیٰ ہونے کا مکاشفہ بھی پایہء تکمیل تک پہنچے گا اور وہ سب کی عدالت کرے گا۔ مردے زِندہ کیے جائیں گے تاکہ یسوؔع اُن کا انصاف کرے۔

عہدِ جدید میں یسوع کی آمدِ ثانی کو کلیسیا کی امید کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اُس نے ہمارے متعلق اپنا فیصلہ پہلے ہی سُنا دِیا ہَے۔ بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے، ”اَب جو مسیح یسوؔع میں ہَیں اُن پر سزا کا حُکم نہیں“ (رومیوں 8:1)۔ ہم پہلے سے ہی اُس فضل کو جانتے ہیں جو ہمارے اوپر ہو چکا ہے۔

پس یہ آخری عدالت کِن لوگوں کے لیے ہوگی؟۔ اس عدالت میں وہ سب لوگ شامل ہوں گے ۔ جن کے کام یہ ثابت کریں گے کہ وہ یسوع پر ایمان نہیں رکھتے۔ کیا ہمارے اعمال اِس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ہم یسوؔع پر اِیمان رکھتے ہیں؟ کیا ہم نے اپنی زندگی کا اختیار مسیح کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ اگر نہیں تو روحِ حق اس دُنیا میں عدالت کے لئے لوگوں کو تیار کر رہا ہے۔ اگر ہمارے کام یہ ثبُوت پیش

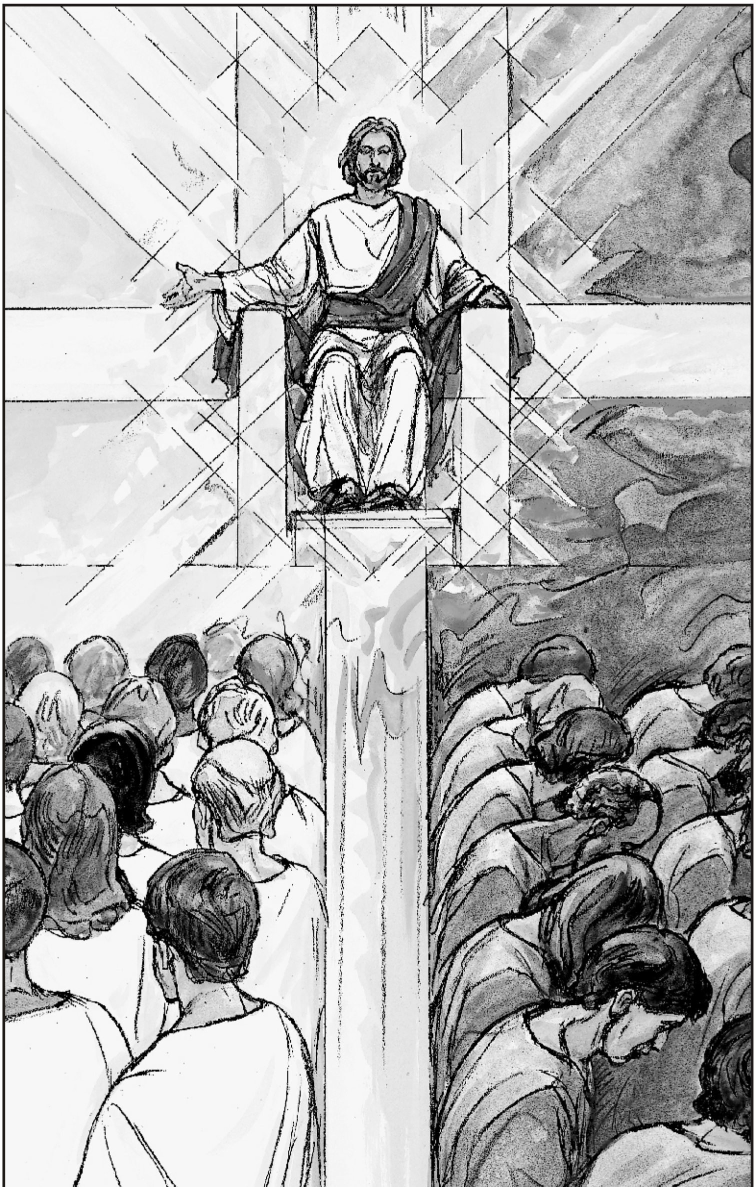

یسوعؑ اِیمانداروں کو بے اِیمانوں سے جُدا کرتا ہے

کرتے ہَیں کہ ہم یسوعؔ پر اِیمان نہیں رکھتے اور صرف نام کے مسیحی ہیں تو ضرور نتیجہ مختلف ہی ہوگا۔ کیونکہ روحِ حق گویا گندم کو بھوسے سے الگ کر رہا ہے۔ اس لئے عدالت کے وقت ابلیس اور سب لوگ یسوعؔ کے سامنے اپنا سر جھکائیں گے اور تسلیم کریں گے کہ یسوعؔ عدالت کرنے میں سچا اور عادل ہَے۔

عدالت کا دِن کب آئے گا؟۔ یہ صِرف خُدا ہی جانتا ہَے اور انسان یہ نہیں جان سکتا بلکہ عدالت کا دِن چور کی طرح آجائے گا۔ آئے دِن لوگ اُس دِن کے بارے میں قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں کہ یسوعؔ فلاں دِن آئے گا۔ لیکن کسی کو بھی درست وقت معلوم نہیں! یسوعؔ نے کہا کہ عدالت کا دِن اس طرح کا ہوگا کہ، ''جِس گھڑی تُم کو گُمان بھی نہ ہوگا وہ دِن آجائے گا'' (متّی 44-42:24)۔ اِس لیے ہمیں ہر وقت اُس دِن کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

ہم کِس طرح اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہَیں؟۔ ہم یسوعؔ پر اِیمان لانے اور اُس اِیمان میں پُختہ ہو کر تیار ہو سکتے ہَیں۔ اِس لیے یہ بہت اہم بات ہَے کہ ہم بائبل مُقدّس کو پڑھتے رہیں، عبادات میں شریک ہوتے رہیں، بِلا ناغہ دُعا کرتے رہیں اور روح سے معمور زندگی گزارتے رہیں۔ اس طرح ہم اُس دِن کے لیے تیار رہ سکتے ہیں۔ پھر چاہے وُہ دِن غیر متوقع طور پر کِسی بھی وقت آجائے۔

؟	صفحہ 62-63 کے جوابات: 20۔ چالیس ؛ 21۔ ذہنی ؛ 22۔ آسمان ؛ 23۔ تاج ؛ 24۔ باپ؛

25۔ مسیح کی آمدِ ثانی پر اُس کے مقتدرِ اعلیٰ ہونے کا مکاشفہ بھی پایہء تکمیل تک پہنچے گا اور وہ سب کی .... کرے گا۔

26۔ بائبل مُقدّس میں لِکھا ہے، ''اَب جو .... میں ہَیں اُن پر سزا کا حُکم نہیں''۔

27۔ ہر شخص .... کے سامنے جھُکے گا اور تسلیم کرے گا کہ یسوؔع عدالت کرنے میں سچا اور عادل ہَے۔

28۔ صِرف .... جانتا ہے کہ وُہ دِن کب آئے گا۔

29۔ انسان نہیں جان سکتا بلکہ عدالت کا دِن .... کی طرح آجائے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 66 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

نظرِثانی

رسُولوں کے عقیدہ کا دُوسرا حصہ خُدا بیٹے کے متعلق ہَے۔ اور خُدا باپ اور خُدا بیٹا ازلی و ابدی ہیں۔ جِس کا مطلب ہَے کہ اُس کا نہ کوئی شروع اور نہ کوئی اِختتام ہَے۔ یہاں نکتہ یہ ہے کہ وہ باپ کا اکلوتا ہے۔ اور اکلوتا کے معنیٰ ''ایک ہی'' کے ہیں۔

خُدا باپ نے خُدا بیٹے کو خلق نہیں کِیا جیسا خُدا نے ہر انسان کو خلق کِیا ہے۔ اُس کا جنم رُوح اُلقدّس کی قُدرت سے ہُوا اور وہ کنواری مریمؑ سے پیدا ہوا۔

یسوع ہماری نجات کی خاطر اِس دُنیا میں آیا اور اُس نے ہمارے گُناہوں کے بدلے دُکھ اُٹھایا اور صلیب پر اپنی جان دے دی۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو یہودیہ کی سرزمین پر پنطُس پیلاطُسؔ رومی گورنر تھا۔ عام طور پر یہ سوچا جاتا ہے کہ یسوع کو تمام یہودیوں نے رد کر دیا تھا اور یہودی قائدین نے اُس پر کفر کا فتویٰ لگا کر مجرم ٹھہرایا اور پیلاطُس نے اُسے سیاسی الزام کے تحت مصلوب کروا دیا تھا۔ لیکن بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ یسوعؔ نے ہمارے گُناہوں کے بدلے دُکھ اُٹھایا، مصلُوب ہُوا اور مَر گیا اور وہ قربانی ہمارے گناہوں کی خاطر فدیہ کے طور پر خُدا باپ کے سامنے پیش کی گئی۔ اس لیے ہم یہ یقین کر سکتے ہَیں کہ ہمارے گُناہوں کا فدیہ دیا جا چکا ہے اور ہم ابدی موت سے بچائے جا چکے ہیں۔

یسوعؔ عالمِ اَرواح میں فاتح بن کر داخل ہُوا اور اُس نے اپنی فتح کا اعلان کیا کہ عالمِ ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔ کیونکہ وہ صلیب پر گناہ، موت اور ابلیس کو شکست دے چکا تھا اور جی اُٹھ کر اس نے اُس فتح کو ثابت کر دیا۔

?	صفحہ 65 کے جوابات: 25۔ عدالت؛ 26۔ مسیح یسوع؛ 27۔ یسوع ؛ 28۔ خُدا؛ 29۔ چور۔

المسیح کو جلال اور عزت کا تاج پہنایا گیا ہے۔یوحنا عارف اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے ۔اور مسیح خُدا باپ سے ہماری شفاعت بھی کرتا ہے۔

ہم کِس طرح اپنے آپ کو عدالت کے دِن کے لیے تیار کر سکتے ہَیں کیونکہ وہ دن تو چور کی طرح آ جائے گا ؟۔ہم یسوعؔ پر اِیمان لانے اور اُس اِیمان میں پُختہ ہو کر تیار ہو سکتے ہَیں ۔اِس لیے یہ بہت اہم بات ہَے کہ ہم بائبل مُقدّس کو پڑھتے رہیں،عبادات میں شریک ہوتے رہیں،بِلا ناغہ دُعا کرتے رہیں اور روح سے معمور زندگی گزارتے رہیں۔اس طرح ہم اُس دِن کے لیے تیار رہ سکتے ہیں۔پھر چاہے وُہ دِن غیر متوقع طور پر کِسی بھی وقت آ جائے۔

امتحانی سوالنامہ

1۔خُدا بیٹا،باپ کی مانند..
ہَے جِس کی نہ کوئی اِبتداء اور نہ کوئی اِنتہا ہَے۔

2۔وہ...کی قُدرت سے پیٹ میں پڑا۔

3۔یسوع کنواری...سے پیدا ہوا۔

4۔وُہ ہمارے گُناہوں کا.......................................دینے اِس دُنیا میں آیا۔

5۔یسوع کی صلیبی موت ....کے عہد میں ہوئی ،
وہ یہودیہ کے علاقے کا گورنر تھا۔

6۔یسوع پر ایمان لانے کے بعد ہمیں یہ جاننے کے لیے کہ ہم ابدی موت سے بچ
گئے ہَیں یا نہیں...............................کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

7۔یسوع کے اعلان میں یہ بات شامل ہے کہ..کی
کنجیاں میرے پاس ہیں۔

8۔یسوعؔ...دِن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔

9۔یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وُہ واقعی خُدا
کا...ہَے۔

10 ۔ اُس کا مُردو ں میں سے جی اُٹھنا یہ ثابت کرتا ہَے کہ ہمارے
....کا فدیہ ہوگیا ہے۔

11۔اُس کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا یہ ثابت کرتا ہَے کہ ہم بھی ابدی زندگی میں
....سے جی اُٹھیں گے۔

12۔زندہ ہونے کے چالیس دِن بعد یسوعؔ کو آسمان پر..

13۔ پھِر وہ آسمان پر چلا گیا۔ جہاں اُس نے اپنی ....اور اِختیار کو دوبارہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

14۔مسیح کو جلال اور عزت کا..پہنایا گیا ہے۔

15۔ یسوعؔ خُدا ....کی داہنی طرف بیٹھا ہے اور وُہ ہماری شفاعت کر رہا ہے۔

16۔وُہ زِندوں اور...کی عدالت کرنے کو آئے گا۔

17۔مسیح کی آمدِ ثانی پر اُس کے مقتدرِ اعلیٰ ہونے کا مکاشفہ بھی پایہء تکمیل تک پہنچے گا اور وہ سب کی..کرے گا۔

18 ۔صِرف..جانتا ہے کہ عدالت کا دِن کب آئے گا۔

19۔ انسان نہیں جان سکتا بلکہ عدالت کا دِن.......... ....کی طرح آجائے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 99 پر ملاحظہ کریں)

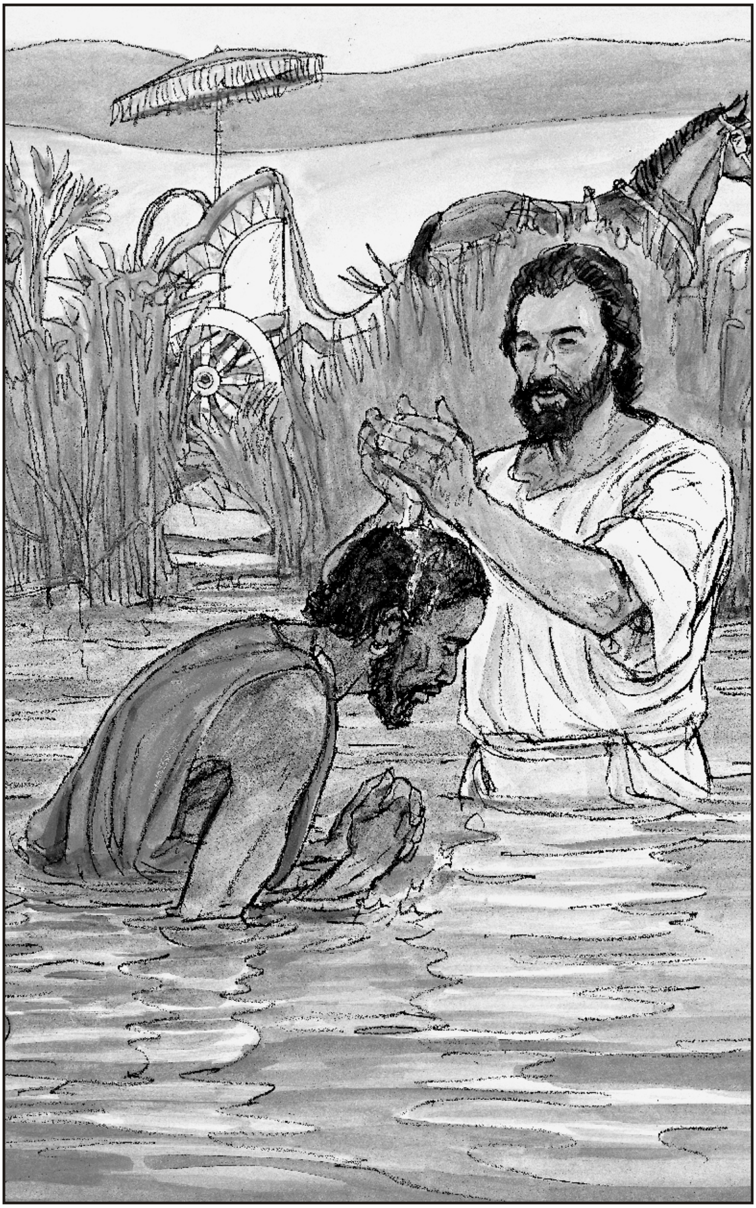

فلپسؔ نے ایتھوپیا کے ایک آدمی کو بپتسمہ دِیا

پانچواں باب

خُدا رُوح القُدّس

جب آپ دُوسرے لوگوں کو کِسی واقعہ کی حقیقت بیان کرتے ہَیں تو آپ چاہتے ہَیں کہ لوگ آپ کا یقین کریں۔ خاص طور پر اُس وقت جب کوئی بات بُہت اہم ہو۔ جب ایک شخص عدالت میں کھڑا ہُو کر یہ کہتا ہَے کہ مَیں نے یہ جرم نہیں کِیا! تو وُہ چاہتا ہَے کہ سب لوگ اُس کا یقین کریں۔ وُہ اپنے دِل میں یہ آرزُو کرتا ہے کہ کاش وُہ لوگوں کے دماغ میں گھُس کر اُنہیں یہ بات ماننے پر مجبور کر سکے۔

خُدا جو کُچھ اپنے کلام کے وسیلہ سے ہمیں بتانا چاہتا ہَے وہ واقعی بُہت اہم ہَے۔ وُہ چاہتا ہے کہ ہم ایمان لائیں اور اُس کا یقین کریں کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے تو

ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو سکیں گے۔لیکن یہ ایک اہم بات ہے کہ خُدا اپنے کلام کو اور منصوبے کو ہمیں سمجھانا چاہتا ہے اور یہ بات اُس کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

خُدا ہی لوگوں کے دِل اور دماغ میں کلام اور مسیح خُداوند کی بھوک اور پیاس کو بڑھاتا اور یسوعؔ مسیح پر اِیمان لانے کے لئے اُن کی مدد کرتا ہے۔اس لئے جب ہم رُوح اُلقدّس کے بارے میں غور کرتے ہَیں تو ہم یاد رکھیں کہ یہی وُہ کام ہَے جِس کے لئے روح القدس اس دُنیا میں آیا ہے۔رسُولوں کے عقیدہ کا تیسرا حصہ رُوح اُلقدّس کے بارے میں ہَے۔اس حصہ میں ہم یہ سیکھیں گے کہ رُوح اُلقدّس کون ہَے اور اُس کی خدمات کیا ہیں؟اِس باب کے آخر تک آپ اِس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ یہ بتا سکیں کہ رُوح اُلقدّس کون ہے اور اُس کی خدمات کیا ہیں؟

☆ یہ بتا سکیں کہ کِس طرح وُہ ہمیں مسیحی اِیمان میں قائم رکھتا ہَے؟ اور

☆ یہ بتا سکیں کہ جِسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زِندگی کا مطلب کیا ہَے؟

”مَیں اِیمان رکھتا ہوں رُوح اُلقدّس پر...“

روح القدس کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔عہدِ عتیق میں عبرانی زبان اور عہدِ جدید میں یونانی زبان میں جو لفظ روح القدس یا پاک روح کے لئے استعمال ہوتا ہے اُس کے معنی ہوا، سانس اور روح ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ میں

روح القدس پر ایمان رکھتا ہوں ۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ روح القدس خُدائے ثالوث کا تیسرا اقنوم ہے۔اس کی باپ اور بیٹے کے ساتھ تعظیم ہوتی ہےاور وہ باپ اور بیٹے کے ساتھ ایک ہی جوہر رکھتا ہے۔تاہم وہ اپنی خصوصیات کے اعتبار سے فرق ہے مگر باپ اور بیٹے دونوں سے صادر ہے۔یہ ہوا کی طرح ہر جگہ موجود ہےاور کائنات میں بھی کام کرتا ہے۔مگر جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ روح القدس سے معمور ہوسکتا ہے۔

یہ کوئی حیران کُن بات نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ بائبل مُقدّس کی بُہت سی باتوں پر یقین کرنا مُشکل ہوتا ہَے ۔ یہ یقین کرنا بہت مُشکل ہے کہ ہم نالائق اور نِکّمے ہَیں ۔لیکن بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے ،''سب گُمراہ ہَیں سب کے سب نِکّمے بن گئے ۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ۔ایک بھی نہیں''(رُومیوں 12:3)۔یہ یقین کرنا بھی مُشکل ہَے کہ ایک اِنسان کی موت سب اِنسانوں کے گُناہوں کی قیمت ادا کرسکتی ہے۔لیکن بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے ،''اُس کے بیٹے یسوعؔ کا خُون ہمیں تمام گُناہوں سے پاک کرتاہَے''(1یوحنّا 7:1)۔یہ یقین کرنا بھی مُشکل ہَے کہ کوئی مَر کر زِندہ ہوسکتا ہے۔لیکن کلامِ مُقدّس کے مطابق''یسوعؔ مردوں میں سے جی اُٹھا''۔

خُدا رُوح الُقدّس کا یہ ہی کام ہے کہ وُہ اِن باتوں پر اِیمان نہ لانے والوں کو اِیمان کی طرف راغب کرتا ہَے اور اگر یہ صرف ہم پر مُنحصر ہوتا تو ہم بائبل مقدس کی کسی بات پر اِیمان نہ لا سکتے ۔رُوح الُقدّس ہمارے دِل و دماغ کو تبدیل کرتا ہَے اور اپنی الٰہی قُدرت کو اِستعمال کرتے ہوئے ہمیں قائل کرتا ہَے ۔وہ جو مسیح پر ایمان نہیں

رکھتے اُن کے ساتھ جزوی طور پر اور ایمانداروں کے ساتھ کُلی طور پر رہتا ہے۔

1۔جب ہم یہ کہتے ہیں کہ میں روح القدس پر.................................رکھتا ہوں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ روح القدس خُدائے ثالوث کا تیسرا اقنوم ہے۔

2۔جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہی روح القدس سے .... ہوسکتا ہے۔

3۔خُدا.................................اپنی الٰہی قُدرت سے ہمیں مسیح پر ایمان لانے کے لئے قائل کرتا ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 76 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

رُوح القُدس کس طرح ہمیں اِیماندار بناتا ہَے؟۔ یہ کوئی جادُوگری کا کام نہیں بلکہ رُوح القُدّس کُچھ اَوزار اِستعمال کرتا ہے۔ رُوح القُدّس کے کام کو آپ ایک مِعمار کے کام سے تشبیہہ دے سکتے ہَیں۔ایک مِعمار اینٹوں، سیمنٹ، ریت، بجری اور لکڑی پر اپنا جادُو کر کے گھر تعمیر نہیں کرتا بلکہ وُہ گھر کو تعمیر کرنے کے لیے اپنے اَوزار اِستعمال کرتا ہَے۔ اِسی طرح روح القدس بھی اپنے اَوزار اِستعمال کرتا ہَے۔رُوح القُدّس جو اَوزار اِستعمال کرتا ہَے اُن میں سب سے اہم انجیل مقدس ہَے جو ہماری نجات کے بارے میں خُوشخبری کا کلام ہَے۔نجات کی خوشخبری ہمیں خُدا کے کلام یعنی بائبل مُقدّس کے وسِیلے سے دِی گئی ہَے۔ بائبل مُقدّس میں بتایا گیا ہے کہ انسان

گُنہگار ہے اور یسوعؔ اُس کا نجات دہندہ ہے۔ جب ہم بائبل مُقدّس پڑھتے یا اُس کی تعلیمات کو سُنتے ہَیں تو رُوح القُدّس اِس خوشخبری کے وسیلے انسان کو مسیح پر اِیمان لانے کے لئے تیار کرتا ہے اور اگر ہم پہلے سے ہی اِیماندار ہَیں تو وُہ ہمارے اِیمان کو کلام کے وسیلے سے اَور زیادہ پُختہ اور مضبوط کرتا ہَے۔

روح القدس کے بارے میں ہمارے ہاں بہت سی غلط فہمیاں بھی پائی جاتی ہیں۔اول یہ کہ لوگ اُسے ''شخصیت'' نہیں سمجھتے۔دوم یہ کہ روح القدس ایک اثر ہے۔ سوم یہ کہ بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک قوت ہے۔چہارم یہ کہ بعض خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک تحریک ہے۔پنجم یہ کہ روح القدس کوئی چیز ہے۔ششم یہ کہ بعض روح القدس کو جبرائیل فرشتہ سمجھتے ہیں۔

درست خیالات یہ ہیں۔روح القدس ایک شخص ہے۔وہ خُدائے ثالوث کا تیسرا اقنوم ہے۔باپ اور بیٹے کے برابر ہے۔ان کی طرح خصوصیات رکھتا ہے۔ ہمہ دان، ہمہ قادر اور ہمہ جا ہے۔کوئی انسان اُسے تابع نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی اُسے حکم دے سکتا ہے۔وہ خُدا ہے اور سب چیزیں اُس کے تابع ہیں وہ ازلی و ابدی ہے اور زندگی کا منبع اور ماخذ ہے۔

روح القدس کا کام بہت ہی نمایاں اور واضح نظر آتا ہے۔مثلاً تخلیق میں کام کرتا ہے(پیدائش 2:1،ایوب 13:26،زبور 6:33، یسعیاہ 12:4-14)۔وہ

نجات کے کام میں مصروفِ عمل ہے(پیدائش 3:6، 1۔پطرس 3:18-20، اعمال 7واں باب)۔وہ الہام میں بھی کام کرتا ہے(1۔پطرس 2:1،2۔تیمتھیس 16:3، 1۔پطرس 1:11-12، اعمال 25:28)۔روح القدس کا مسیح کے تجسم میں بھی کام ہے۔(لوقا 35:4)

روح القدس ایمانداروں کے اندراور ساتھ کام کرتا ہے تاکہ غیر ایماندار بھی ہمیشہ کی زندگی کے قریب آسکیں۔روح القدس ایمانداروں کی زندگی کے اندر درج ذیل کام کرتا ہے۔ ایمانداروں کو معمور کرتا ہے ،ان کے وسیلے بولتا ہے،سمجھ بخشتا ہے،سکھاتا اور راہنمائی کرتا ہے،زندگی دیتا ہے،دُعا کرنے کے قابل بناتا ہے، عبادت اور پرستش کے لائق بناتا ہے، ایماندار کی راہنمائی کرتا ہے،جسم کے گھاؤ مٹاتا ہے، مسیح کی مانند بناتا اور پھل پیدا کرتا ہے، بلاہٹ کرتا ہے،خدمت میں راہنمائی کرتا ہے،گواہی دینے کے لئے مضبوط بناتا ہے اور روحانی نعمتیں دیتا ہے۔

روح القدس کلیسیاء بناتا بلکہ اُسے زندہ مقدس بناتا ہے۔پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم روح القدس پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ باتیں ہمارے ذہن اور دِل میں ہونی چاہئیں کہ ہمیں پاک روح کی عزت وتکریم کرتے ہوئے اس کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کی کوشش کرنی ہے۔

؟	صفحہ 74 کے جوابات: 1۔اِیمان ؛ 2۔معمور ؛ 3۔رُوح اُلقدّس۔

4۔رُوح القُدّس جو.. اِستعمال کرتا ہَے اُن میں سب سے اہم انجیل ہَے ۔

5۔..کی خوشخبری ہمیں خُدا کے کلام یعنی بائبل مُقدّس کے وسِیلے دِی گئی ہَے ۔

6۔ ....انسان کا یسوعؔ نجات دہندہ ہے۔

7۔رُوح القُدّس .... کے وسیلے انسان کو مسیح پر اِیمان لانے کے لئے تیار کرتا ہے ۔

8۔روح القدس کے بارے میں بہت سی................................... پائی جاتی ہیں۔

9۔روح القدس کا مسیح کے...................................میں بھی کام ہے۔

10۔روح القدس ایمانداروں کے اندر اور.........................کام کرتا ہے۔

11۔..گواہی دینے کے لئے مضبوط بنا تا ہے۔

12۔ہمیں پاک روح کی عزت وتکریم کرتے ہوئے اس کی .... میں زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 80 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

(مَیں اِیمان رکھتا ہوں)

’’پاک کُلیہ کلیسیاء پر‘‘ ’’.مُقدّسوں کی رفاقت‘‘

رُوح القدس کی خدمت کے وسیلہ سے لاکھوں لوگ مسیحی ایمان میں شامل ہوتے رہتے ہیں اور نئے مسیحیوں کا دُوسرے مسیحیوں کی رفاقت میں آنا اور آپس میں رفاقت رکھنے کو ہم پاک کُلیہ کلیسیاء کہتے ہَیں ۔ رسُولوں کے عقیدہ میں مسیحی رفاقت کو ہم مُقدّسوں کی رفاقت بھی کہتے ہَیں ۔ رفاقت کا مطلب ہَے ایک ساتھ جمع ہونا۔

کلیسیاء کے کردار کی تشریح رسولوں کے عقیدہ میں نہائیت ہی خوبصورت طریقے سے کی گئی ہے۔ یہاں پر لفظ پاک استعمال کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مراد پاکیزہ کردار لیتے ہیں۔لیکن پاک کے لئے لفظ ہاگیوس استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی علیحدہ کیے ہوئے کے ہیں۔اس لئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلیسیاء ایک ایسی جماعت ہے جس کو خُدا نے دنیا میں علیحدہ کیا ہے۔ یہ مسیح کے خون کے وسیلہ سے دھوئی گئی ہے۔ جو اس کی پاکیزگی کی علامت ہے۔ علیحدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کردار تشخص اور طرزِعمل میں دُنیا سے فرق ہے۔لیکن پاک کُلیہ کلیسیاء دُنیا سے کس طرح فرق ہے؟۔اس بات میں کہ یہ مسیح کی مانند ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکا کردار مسیح کی مانند ہونا چاہئے۔اس میں مسیح کی سی قربانی، محبت اور نگہداشت کی روح، معاف کرنے ، دوسروں کی فکر کرنے کی روح، ضرورت مندوں، بھوکوں،

مظلوموں، بیوہ، یتیموں اور بیماروں پر ترس کھانے، رحم کرنے اور اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے کی روح کا ہونا ضروری ہے اور یہ بھی کہ اس کے کردار اور عمل سے مسیح کی خوبیوں کا اظہار ہونا چاہیئے۔ اِس میں روح کا پھل یعنی محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی نیکی، حلم اور پرہیزگاری ہونا چاہیئے۔

پاک کُلیہ کلیسیاء کی رفاقت سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسیح میں، اس کی موت میں، اس کے دفن اور اس کے جی اٹھنے میں شریک ہیں۔ عقیدہ کی اس شق کا مسیح کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یہ ایمان داروں کو مسیح کے ساتھ شریک ہونے کی بدولت اُن کے ایمان کا اظہار ہے اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم مقدسوں کی شراکت پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر عملی طور پر ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہونا ضروری ہے۔ ہم بیٹے کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں اور روح القدس میں شراکت کے حامل ہیں۔ یہی ایمانداروں کی شراکت اور رفاقت کا جوہر ہے۔ مقدسوں کو خُدا کی عبادت میں پاک سیکرامنٹس یعنی بپتسمہ اور عشائے ربانی میں شراکت کے اعتبار سے برابر کے حقوق حاصل ہیں اور ان سب باتوں میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ پاک کلُیہ کلیسیاء میں وُہ سب لوگ شامل ہَیں جو رُوح القُدّس کے وسیلہ سے حقیقی مسیحی ہَیں۔ مالی مدد، دُعا، مشاورت اور عملی مدد سب شراکت کے طریقے ہیں۔

13۔ رسُولوں کے عقیدہ میں.................... کی رفاقت کو ہم مُقدّسوں کی رفاقت کہتے ہَیں۔

14۔ پاک کُلیہ کلیسیاء کا مطلب ہے مسیح کے.............................. کے وسیلہ سے دھوئی گئی۔

15۔ پاک کُلیہ کلیسیاء کی .... یعنی وہ لوگ ہیں جو مسیح میں، اس کی موت میں، اس کے دفن اور اس کے جی اٹھنے میں شریک ہیں۔

16۔ یہ ایمان داروں کو مسیح کے ساتھ شریک ہونے کی بدولت اُن کے ایمان کا .... ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 82 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

(مَیں اِیمان رکھتا ہُوں)

''گُناہوں کی مُعافی پر...''

گناہوں کی معافی سے مراد یہ ہے کہ ایمان دار گناہوں کے معاف کئے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔ یقین یہ ہے کہ اُن کے گناہ مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے معاف کر دیئے گئے ہیں۔ گناہوں کی معافی سے مراد گناہوں کا دھویا جانا ہے۔ اور یہ ایمان لانے کے باعث گنہگار کے گناہ مسیح کے خون کے وسیلہ دھوئے جاتے ہیں۔

?	صفحہ 77- کے جوابات: 4۔اَوزار ؛ 5۔نجات ؛ 6۔گنہگار ؛ 7۔خوشخبری ؛ 8۔غلط فہمیاں ؛ 9۔تجسم ؛ 10۔ساتھ ؛ 11۔روح القدس ؛ 12۔فرمانبرداری ۔

باپ نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا اور اُسے مُعاف کِیا اور اپنے گھر میں خوش آمدید کہا

خُدا گُناہ مُعاف کرتا ہَے ۔لیکن یہ کام اِتنا آسان نہیں تھا جتنا بعض لوگ سمجھتے ہیں ۔کیونکہ خُدا عادل خدا ہے اور وُہ تمام بنی نوع اِنسان کا مُنصف بھی ہَے ۔ ایک عادل و مُنصف اپنے قوانین نافذ کرتا ہَے اور اگر وُہ کِسی شخص کو مُجرم ہونے کے باوجود چھوڑ دیتا ہَے تو وُہ عادل و مُنصف نہیں رہتا۔

پِھر کِس طرح خُدا ہمارے گُناہ مُعاف کرسکتا ہَے ؟۔کیونکہ شریعت کے مطابق جو شخص گُنہگار رہَے اُسے سزا مِلنی چاہیے۔لیکن خُدا جانتا تھا کہ انسان گناہ کی سزا سے نہیں بچ سکتا۔اُس نے ہماری نجات کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے یسوعؔ مسیح کو اِس دُنیا میں بھیج دیا تا کہ وہ ہمارے گُناہوں کا فدیہ دے کر ہمیں گناہوں سے نجات بخش دے۔یسوع نے اس مشکل کام کو حل کر دِیا ہَے ۔ چونکہ یسوعؔ مسیح نے ہمارے گُناہوں کے بدلے دُکھ اُٹھایا اس لئے خُدا ہمیں گُناہوں کی مُعافی دے سکتا ہَے اور ایک عادل و مُنصف بھی رہ سکتا ہَے ۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہَیں کہ یسوعؔ مسیح کِن لوگوں کی خاطر موا؟۔کیا وُہ صِرف اِیمانداروں کے گُناہوں کی خاطر موا یا سب اِنسانوں کی خاطر موا؟۔یسوعؔ کے شاگردوں میں سے یوحنّا رسُول نے اپنے خط میں یہ لِکھا کہ،”وہی (یسوعؔ) ہمارے گُناہوں کا کفارہ ہَے اور نہ صِرف ہمارے ہی گُناہوں کا بلکہ تمام دُنیا کے گُناہوں کا بھی“ (1 یوحنّا 2:2)۔

صفحہ 80 کے جوابات: 13۔اِیمانداروں ؛ 14۔خون ؛ 15۔رفاقت؛ 16۔اظہار۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ کوئی ایسا گُناہ نہیں جس کے لیے یسوؔع نے سزا نہ اُٹھائی ہو۔ یوحنا اصطباغی نے یسوع کے متعلق فرمایا" دیکھو یہ خُدا کا برہ ہے جو دُنیا کے گناہ اُٹھالے جاتا ہے"۔

17۔گناہوں کی معافی سے مراد یہ ہے کہ........................گناہوں کے معاف کیئے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔

18۔مسیح پر ایمان لانے کے باعث گنہگار کے گناہ............................ کے خون کے وسیلہ سے دھوئے جاتے ہیں۔

19۔ایک عادل ومُنصف اپنے قوانین نافذ کرتا ہے اور اگر وُہ کسی شخص کو مُجرم ہونے کے باوجود چھوڑ دیتا ہے تو وُہ..............................ومُنصف نہیں رہتا۔

20۔یوحنا اصطباغی نے..............................کے متعلق فرمایا کہ" دیکھو یہ خُدا کا برہ ہے جو دُنیا کے گناہ اُٹھالے جاتا ہے۔

21۔یسوؔع تمام..............................کے گُناہوں کا کفارہ ہے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 86 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

تو کیا ساری دُنیا کے لوگ ابدی زندگی میں داخل ہونگے ؟۔ بڑے ہی افسوس کے ساتھ اِس کا جواب ہے نہیں ! بائبل مُقدّس بار بار ہمیں بتاتی ہے کہ کِس

طرح ہم ابدی زندگی حاصل کر سکتے ہیں اور بعض لوگ کیوں ابدی موت میں جائیں گے۔لیکن سوال یہ ہے کہ اگر مسیح نے تمام دُنیا کے گناہوں کا فدیہ دے دیا ہے تو لوگ کیوں ابدی موت کا شکار ہوں گے؟۔

اس کا جواب اُن لوگوں کے ایمان پر ہے۔کیا وُہ لوگ یہ اِیمان رکھتے ہیں کہ یسوعؔ مسیح نے اُن کے گُناہوں کے بدلے صلیبی موت برداشت کی؟۔کیا وُہ اِیمان رکھتے ہیں کہ یسوعؔ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے گناہوں کا فدیہ خُدا نے قبول کرلیا ہے۔اگر وہ ان باتوں پر ایمان نہیں رکھتے تو بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے کہ ایسے لوگ ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔

خوشخبری یہ ہے کہ گناہوں کی معافی مل سکتی ہے اور یہ مسیح کی قربانی سے ملتی ہے لیکن اس کے لئے مسیح یسوع پر ایمان لانا لازمی شرط ہے۔جب مسیح کی موت کے وسیلہ سے خُدا کا فضل ظاہر ہوتا ہے اور گنہگار اُس فضل کو قبول کر لیتا ہے یا اس پر ایمان لے آتا ہے تو وہ گناہوں کی معافی حاصل کر لیتا ہے۔

عبرانی اور یونانی زبان میں گناہ کی معافی کے بارے میں کچھ اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں جن میں سے سب سے زیادہ عام اصطلاح کا مطلب ہے ''دور کر دینا یا مٹا دینا''۔اس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا گنہگار کو گناہ کی سزا،اس کی جوابدہی اور اسکے جرم کے سبب شرمندگی اور آلودگی سے چھڑا لیتا ہے۔

گناہوں کی معافی پانے کے لئے ضروری ہے کہ گنہگار انسان کوگناہ کا احساس ہو، وہ اُنہیں پہچانے، اُن پر شرمندہ اور پریشان ہو، ان سے توبہ کرے یعنی ان کوترک کرے اور گناہوں کی معافی کے لئے مسیح یسوع کی موت میں ظاہر ہونے والے خُدا کے فضل پر ایمان لائے۔ جب گنہگار یہ سب کر لیتا ہے تو اسے گناہوں کی معافی مل جاتی ہے۔

گناہوں کی معافی کے دو پہلو یہ ہیں: اول یہ کہ خُدا گناہ معاف کرتا ہے۔ دوم یہ کہ ہمیں بھی دوسروں کے گناہ معاف کرنا چاہیے۔ ہمارے خداوند نے دعا کے بارے میں سکھاتے وقت یہ تعلیم بھی بڑے واضح اور صاف الفاظ میں دی ہے کہ گناہوں کی معافی کے لئے خُدا باپ سے کہو کہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے جس طرح کہ ہم اپنے گنہگاروں اور قصورواروں کو معاف کرتے ہیں (متی 12:6)۔ اس سے یہ واضح ہے کہ خدا سے گناہوں کی معافی حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے گناہوں کو معاف کرنا ضروری ہے۔ ہمیں دُعائے ربانی زبانی یاد ہوتی ہے لیکن شاید ہم اس جملے پر زیادہ دھیان نہیں دیتے۔

خدا معاف کرنے والا خُدا ہے اور کلامِ مقدس میں خدا کو رحیم و کریم معاف کرنے کو تیار قہر میں دھیما اور شفقت میں غنی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اُس کو ہزاروں پر فضل کرنے والا، گناہ اور تقصیر اور خطاء کو بخشنے والا کہہ کر پکارا گیا ہے۔ زبور نویس کہتا ہے کہ جتنا مشرق مغرب سے دور ہے۔ اتنا ہی خُدا نے ہمارے گناہوں کو ہم

سے دور کر دیا ہے۔

خدا نے اپنے رحم ،مہربانی ترس اور فضل کے ذریعے سے معافی دینے کا اظہار کیا ہے ۔مگر اس کا اُس نے ایک اصول بھی قائم کیا ہے۔اور یہ اصول خون بہانے کا اصول ہے ۔عبرانیوں 9:22 میں درج ہے کہ بغیر خون بہائے معافی نہیں۔اسی لئے پرانے عہد نامہ میں گناہوں کی عارضی معافی کے لئے بروں ،بکروں اور بچھڑوں کی قربانی دی جاتی تھی۔لیکن مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے انسان کو گناہ سے ابدی معافی اور نجات حاصل ہے۔

22۔...یہ ہے کہ گناہوں کی معافی مل سکتی ہے اور یہ صرف مسیح کی قربانی سے ہی ملتی ہے۔

23 ۔گناہوں کی معافی کے لئے مسیح یسوع کی موت میں ظاہر ہونے والے خُدا کے...پر ایمان لانا ضروری ہے۔

24۔خُدا ہمارے گناہ معاف کرتا ہے اور...بھی دوسروں کے گناہ معاف کرنے ہیں۔

?	صفحہ 83-84 کے جوابات: 17۔ایماندار ؛ 18۔یسوعؔ ؛ 19۔عادل ؛ 20۔یسوعؔ ؛ 21۔دُنیا۔

25 ۔ مسیح کی قربانی نے انسان کو .... سے ابدی معافی اور نجات دے دی ہے۔
(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 88 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

(مَیں اِیمان رکھتا ہُوں)
’’ جِسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زِندگی پر۔‘‘

یہ آخری الفاظ جِن کا ذِکر رسُولوں کے عقیدہ میں کِیا گیا ہَے اُن واقعات کے بارے میں ہَیں جو اِس رُوی زمین پر آخری دِنوں میں رُونما ہوں گے۔ یسوعؔ اِس زمین پر دوبارہ فرشتوں کے ساتھ بادلوں پر آئے گا۔ وُہ سب اِنسانوں کو، خواہ وُہ زِندہ ہوں یا مَر گئے ہوں، اپنے سامنے حاضر کرے گا۔

لفظ قیامت کا مطلب مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہَے ۔ بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے کہ جب یسوعؔ زمین پر دوبارہ آئے گا تو سب مُردے جی اُٹھیں گے۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُن کے بدن گل سڑ گئے ہوں یا جلا دیئے گئے ہوں یا سمندر میں گُم ہو گئے ہوں۔ سب مُردے زِندہ ہوں گے اور یسوعؔ کے سامنے حاضر کِیے جائیں گے۔ لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ مردوں کی قیامت یا مردوں کا جی اُٹھنا دو مراحل میں ہوگا۔

پہلے مرحلے میں جی اُٹھنے والے مردے مسیح پر اِیمان رکھنے والے لوگ یا

اُس کے پیروکار ہوں گے۔اور اُن کے جسمانی، خاکی اور فانی بدن جلالی،۔روحانی اورغیرفانی قوت والے بدنوں میں بدل جائیں گے۔

آخر میں مسیح کی عدالت کے وقت تمام دنیا کے مردے جی اُٹھیں گے اور یسوعؔ پر ایمان رکھنے والوں کو ہمیشہ کیلئے خُدا کی حُضوری میں رہنے دِیا جائے گا۔لیکن جومسیح کے خون سے پاک نہیں کیئے گئے سب کو ابدی موت کے حوالے کردیا جائے گا۔

26۔یسوعؔ اِس زمین پر دوبارہ فرشتوں کے ساتھ.............................. پر آئے گا۔

27۔لفظ قیامت کا مطلب ہے مُردوں میں سے.......................................۔

28۔مسیح کے پیروکاروں کے جسمانی، خاکی اور فانی بدن جلالی، روحانی اور غیر فانی قوت والے بدنوں میں.. جائیں گے۔

29۔یسوعؔ پر ایمان رکھنے والوں کو ہمیشہ کیلئے.................................... کی حُضوری میں رہنے دِیا جائے گا۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ نمبر 90 کے آخر میں ملاحظہ کریں)

?

صفحہ 86-87 کے جوابات: 22۔خُوشخبری ؛ 23۔فضل ؛ 24۔ہمیں؛ 25۔گناہوں۔

نظرِ ثانی

خُدا ہی لوگوں کے دِل اور دماغ میں کلام اور مسیح خُداوند کی محبت کی بھوک اور پیاس کو بڑھاتا اور یسوعؔ مسیح پر اِیمان لانے کے لئے اُن کی مدد کرتا ہے۔اس لئے جب ہم رُوح القُدّس کے بارے میں غور کرتے ہَیں تو یاد رکھیں کہ یہی وُہ کام ہَے جِس کے لئے روح القدس اس دُنیا میں آیا ہے۔

ہمیں مسیحی بنانے کے لیے رُوح القُدّس کوئی جادُو اِستعمال نہیں کرتا۔ایسا کرنے کے لیے وُہ چند اَوزار اِستعمال کرتا ہَے۔رُوح القُدّس جو اَوزار اِستعمال کرتا ہَے اُن میں یسوعؔ مسیح کے بارے میں خوشخبری کا کلام سب سے اہم ہے۔رُوح القُدّس اِس خوشخبری کے کلام کو بائبل مُقدّس کے ذریعے ہم تک پہنچاتا ہَے۔

روح القدس ایمانداروں کے اندر اور ساتھ کام کرتا ہے تا کہ غیر ایماندار بھی ہمیشہ کی زندگی کے قریب آسکیں۔روح القدس ایمانداروں کی زندگی کے اندر درج ذیل کام کرتا ہے۔ایمانداروں کو معمور کرتا ہے،ان کے وسیلہ سے بولتا ہے،سمجھ بخشتا ہے،سکھاتا اور راہنمائی کرتا ہے،زندگی دیتا ہے،دُعا کرنے کے قابل بناتا ہے، عبادت اور پرستش کے لائق بناتا ہے،ایماندار کی راہنمائی کرتا ہے،جسم کے گھاؤ مٹاتا ہے،مسیح کی مانند بناتا اور پھل پیدا کرتا ہے، بلاہٹ کرتا ہے،خدمت میں راہنمائی کرتا ہے،گواہی دینے کے لئے مضبوط بناتا ہےاور روحانی نعمتیں دیتا ہے۔

کلیسیاء کے کردار کی تشریح رسولوں کے عقیدہ میں نہائیت ہی خوبصورت طریقے سے کی گئی ہے۔ یہاں پر لفظ پاک استعمال کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مراد پاکیزہ کردار لیتے ہیں۔لیکن پاک کے لئے لفظ ’’ہاگیوس‘‘ استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی علیحدہ کیے ہوئے کے ہیں۔اس لئے اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلیسیاء ایک ایسی جماعت ہے جس کو خُدا نے دنیا میں علیحدہ کیا ہے۔

پاک کُلیہ کلیسیاء کی رفاقت سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسیح میں، اس کی موت میں، اس کے دفن اور اس کے جی اٹھنے میں شریک ہیں۔

گناہوں کی معافی سے مراد یہ ہے کہ ایمان دار گناہوں کے معاف کئے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔ یقین یہ ہے کہ اُن کے گناہ مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے معاف کر دیئے گئے ہیں۔ گناہوں کی معافی کے دو پہلو یہ ہیں: اول یہ کہ خُدا گناہ معاف کرتا ہے۔ دوم یہ کہ ہمیں بھی دوسروں کے گناہ معاف کرنے ہیں۔ ہمارے خداوند نے دعا کے بارے میں سکھاتے وقت یہ تعلیم بھی بڑے واضح اور صاف الفاظ میں دی ہے کہ گناہوں کی معافی کے لئے خُدا باپ سے کہو کہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے جس طرح کہ ہم اپنے گنہگاروں اور قصور واروں کو معاف کرتے ہیں (متی 12:6)۔ اس سے یہ واضح ہے کہ خدا سے گناہوں کی معافی حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے گناہوں کو معاف کرنا ضروری ہے۔

صفحہ 88 کے جوابات: 26۔ بادلوں ؛ 27۔ جی اُٹھنا ؛ 28۔ بدل ؛ 29۔ خدا۔

لفظ قیامت کا مطلب مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہَے ۔ بائبل مُقدّس میں لِکھا ہَے کہ جب یسوعؔ زمین پر دوبارہ آئے گا تو سب مُردے جی اُٹھیں گے ۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُن کے بدن گل سڑ گئے ہوں یا جلا دیئے گئے ہوں یا سمندر میں گُم ہو گئے ہوں ۔ سب مُردے زِندہ ہوں گے اور یسوعؔ کے سامنے حاضر کِیے جائیں گے ۔ لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ مُردوں کی قیامت یا مُردوں کا جی اُٹھنا دو مراحل میں ہوگا ۔

آخر میں مسیح کی عدالت کے وقت تمام دنیا کے مردے جی اُٹھیں گے اور یسوعؔ پر ایمان رکھنے والے ہمیشہ کیلئے خُدا کی حُضوری میں رہیں گے ۔ لیکن جو مسیح کے خون سے پاک نہیں کئے گئے سب کو ابدی موت کے حوالے کر دیا جائے گا ۔

امتحانی سوالنامہ

1 ۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ میں روح القدس پر.................................. رکھتا ہوں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ روح القدس خُدائے ثالوث کا تیسرا اقنوم ہے ۔

2 ۔ جو مسیح پر ایمان لاتا ہے وہی.................................. سے معمور ہو سکتا ہے ۔

3 ۔ خُدا .... اپنی الٰہی قُدرت سے ہمیں مسیح پر ایمان لانے کے لئے قائل کرتا ہے ۔

4۔رُوح القُدّس جو......................... اِستعمال کرتاہَے اُن میں سب سے اہم انجیل ہَے

5۔.................................کی خوشخبری ہمیں خُدا کے کلام یعنی بائبل مُقدّس کے وسِیلہ سے دِی گئی ہَے۔

6۔پاک کُلیہ کلیسیاء کا مطلب ہے مسیح کے................................کے وسیلہ سے دھوئی گئی۔

7۔پاک کُلیہ ....یعنی وہ لوگ ہیں جو مسیح میں،اس کی موت میں،اس کے دفن اوراس کے جی اٹھنے میں شریک ہیں۔

8۔یہ اُس جگہ موجودہَے جہاں رُوح اُلقُدّس کے.. مُصروفِ عمل ہوتے ہَیں۔

9۔یسوؔع تمام...کے گُناہوں کی خاطر مَر گیا۔

10۔خُدا نے سب اِنسانوں کے گُناہوں کومُعاف کِیاہَے چاہے وُہ اِس کا ....کریں یانہ کریں۔

11۔صِرف...لوگ ہی اُس مُعافی سے فائدہ اُٹھا سکتے ہَیں جو یسوؔع نے اُن کے لیے حاصل کی۔

12۔آخری دِن...آسمان کے بادلوں میں سے ہو کر واپس آئے گا۔

13۔وُہ سب...کو زِندہ کرے گا۔

14۔...خُدا کے ساتھ ہمیشہ زِندہ رہنے کے لیے اُٹھا لیے جائیں گے۔

(اپنے جوابات کی پڑتال صفحہ 99 پر ملاحظہ کریں)

تشریحات

(مُشکل الفاظ کے معنی)

رُوح القُدّس	پاک رُوح
پاک کلُیہ کلیسیاء	مُقدّسوں کی جماعت
عقیدہ	ایمان ، یقین
رسُول	بھیجاہُوا
پیروکار	پیچھے چلنے والے یاماننے والے
ماخوذ	لِیا گیا
حقائق	سچائیاں
تضاد	فرق
تثلیث	خُدا کے تین اقنوم

تثلیث فی التوحید	تین میں ایک اور ایک میں تین
کارِنمایاں	اہم کام
پُوجا	عبادت و پرستش
برگزیدہ	پاک
بُت پرست	بُتوں کو ماننے والے
اِقتباسات	بیانات
مندر	بُت پرستوں کی عبادت گاہ
وحدانیت	ایک ہونا
سمجھنے سے قاصر	سمجھ نہ سکنا
اِنحراف ہونا	مُنکر ہو جانا
افعالیت	کام

کمتر	کم درجے کا
قلم کار	لِکھنے والا
جُز	حِصّہ
ڈائنامائیٹ	دھماکہ خیز مواد
اجرامِ فلکی	آسمانی اجسام
مُستحق	حق دار
مُنتظر رہنا	اِنتظار میں رہنا
طویل سفر	لمبا سفر
بڑھئی	ترکھان
جنّت الفردوس	بہشت
خُدائے ثالُوث	خُدا کے تین اقنوم
نیست ونابُود	تباہ وبرباد

صعُود	اُوپر اُٹھایا جانا
مُنصف	اِنصاف کرنے والا
گُمان	توقع
مِعمار	راج مِستری
تشکیل کردہ	بنائی ہُوئی
بُغض	غُصّہ، ناراضگی
بطن	رحم، پیٹ
مصلُوب ہُوا	صلیب دِیا گیا
اِبلیس	شیطان
اِیسٹر	عیدِقیامت المسیح
نیا عہد نامہ	اِنجیل مُقدّس

کریڈو	لاطینی لفظ جس کا مطلب ہے میں اِیمان رکھتا ہوں
گھرانے	خاندان
خلق کِیا	بنایا

اِمتحانات کے جوابات

اِمتحان باب1: (صفحہ 14:13)

1۔ماخوز ؛ 2۔لاطینی ؛ 3۔ایمان ؛ 4۔بارہ ؛ 5۔رسول 6۔رسولوں ؛ 7۔روح القدس ؛
8۔رسولوں ؛ 9۔ایمان ؛ 10۔زبانی یاد ؛ 11۔ساتویں ؛ 12۔مسیحی ؛ 13۔مُتحد۔

امتحان باب2: (صفحہ 26-28)

1۔بُہت ؛2۔ایک ؛ 3۔باپ،بیٹا،رُوح ؛ 4۔بائبل مُقدّس ؛ 5۔اقنوم ؛ 6۔تثلیث،تثلیث فی التوحید؛
7۔یکساں ؛ 8۔خُدا ؛ 9۔مُردوں ؛ 10۔باپ ؛ 11۔بیٹا ؛ 12۔روح القدس۔

امتحان باب3: (صفحہ 42-44)

1۔جُز ؛ 2۔قادرِمُطلق ؛ 3۔کلام ؛ 4۔اِرتقاء 5۔خُدا ؛ 6۔گواہ ؛ 7۔مُحافظت ؛ 8۔خوراک ،
لباس ، گھر ؛ 9۔آدم ؛ 10۔پسلی ؛ 11۔حُکمران ؛ 12۔شُکرگزاری ؛ 13۔گناہ ؛ 14۔انسان ؛
15۔گُناہوں ؛ 16۔تباہ ؛ 17۔زندگی،سکونت ؛ 18۔فدیہ۔

اِمتحان باب4: (صفحہ 91-69)

1۔اَزلی وابدی ؛ 2۔روح القدس ؛ 3۔مریم ؛ 4۔فدیہ ؛ 5پینطُس پیلاطُس ؛ 6۔موت ؛ 7۔عالم
اِرواح ؛ 8۔تیسرے ؛ 9۔بیٹا ؛ 10۔گُناہوں ؛ 11۔قبروں ؛ 12۔اُٹھالیا گیا؛ 13۔قُدرت ؛
14۔تاج ؛ 15۔باپ ؛ 16۔مُردوں ؛ 17۔عدالت ؛ 18۔خُدا ؛ 19۔چور۔

امتحان باب5 (صفحہ 91-93)

1۔اِیمان ؛ 2۔رُوح القُدّس ؛ 3۔روح القدس ؛ 4۔اوزار ؛ 5۔نجات ؛6۔خون ؛
7۔کلیسیاء ؛ 8۔اَوزار ؛ 9۔دُنیا ؛ 10۔یقین ؛ 11۔اِیماندار ؛ 12۔یسوعؔ ؛ 13۔مُردوں ؛
14۔اِیماندار۔

آخری امتحان

کِتاب کو پھِر سے پڑھیں اور اُن غلطیوں کی نظرِ ثانی کریں جو آپ نے ابواب کے امتحانات میں کیں ۔اُن مقاصد کی بھی نظرِ ثانی کریں جو ہر باب کے شروع میں درج ہَیں ۔اور جِن پر ستارے (☆) کا نشان لگا ہَے ۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ اُن ابواب کے مقاصد کو سمجھ گئے ہَیں تو پھِر آپ آخری امتحان کے لیے تیار ہَیں ۔

کِتاب کے باقی حِصّے کو دیکھے بغیر آخری امتحان کو مکمل کریں ۔ جب آپ اُسے ختم کر لیں تو امتحان کے حِصّے کو کِتاب کے آخری صفحہ پر درج ایڈریس پر بذریعہ ڈاک اَرسال کریں ۔آپ بائبل مُقدّس کے اِس سِلسِلہ وار مطالعہ کُتب کی اَور کِتابیں بھی حاصل کر سکتے ہَیں ۔

مسیحی کیا اِیمان رکھتے ہیں

آخری امتحان

1۔عقیدہ آپ کے..............................کا ایک تحریری بیان ہے۔

2۔یسوعؔ کے..............................وُہ اشخاص تھے جنہیں یسوعؔ نے چُنا
تا کہ اُس کے پیغام کو ساری دُنیا تک پہنچائیں۔

3۔رسُولوں کا عقیدہ مختصر بیان ہے اور..............................
کرنے کے لیے بھی آسان ہے۔

4۔بائبل مُقدّس ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا..............................ہی ہے۔

5۔خُدا ایک ہی خُدا ہے لیکن اُس کے..............................اقنوم ہیں۔

6۔خُدا کے تین اقنوم یہ ہیں :..............................،..............................
اور..............................۔

7۔..............................کو ہم سب چیزوں کی تخلیق اور اُنہیں
قائم ودائم رکھنے سے مُنسلک کرتے ہیں۔

8 ۔خُدا ....کو ہم اپنے گُناہوں کی مُعافی کے کام
سے مُنسلک کرتے ہَیں ۔

9 ۔ ....کو ہم خُدا پر ہمارے اِیمان لانے کے
کام سے مُنسلک کرتے ہَیں ۔

10 ۔خُدا نے اپنے.............................کی قُدرت سے ساری دُنیا کو خلق کِیا۔

11 ۔اُس نے پہلے اِنسان آدمؔ کو زمین کی.............................سے بنایا۔

12 ۔ہمارے گُناہوں کی وجہ سے..................اور..................اِس دُنیا میں آئی۔

13 ۔یسوعؔ کی ماں ایک کنواری لڑکی تھی جِس کا نام..........................تھا۔

14 ۔یسوعؔ اِس دُنیا میں ہمارے گُناہوں کے بدلے..................کے لیے آیا۔

15 ۔ یسوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبُوت ہَے کہ ہمارے تمام
....کی قیمت ادا کردی گئی ہَے ۔

16 ۔ یسوعؔ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا ثبُوت ہَے کہ وُہ واقعی خُدا کا
....ہَے

17 ۔یسوعؔ کا زندہ ہونا ثابت کرتا ہَے کہ ہم بھی ....سے جی اُٹھیں
گے ۔

18۔رُوح القُدّس اِنجیل کی خُوشخبری کو...

کے طور پر اِستعمال کرتا ہے تا کہ ہمیں مسیحی بنائے۔

19۔یہ خُوشخبری ہمیں خُدا کے کلام (بائبل مُقدّس) اور.....................................

کے ذریعے دی گئی ہے۔

20۔بپتسمہ میں ....کو خُدائے ثالوث کے نام سے ہمارے

سَر پر اُنڈیلا جاتا ہے۔

21۔پاک کلُیہ ....اُس جگہ موجود ہوتی ہے جہاں

رُوح القُدّس کے اَوزار مصروفِ عمل ہوتے ہَیں۔

22۔خُدا نے ساری ....کے گُناہوں کو مُعاف کر

دِیا ہے چاہے لوگ اُس کا یقین کریں یا نہ کریں۔

23۔صِرف اِیماندار لوگ ہی اُس مُعافی سے فائدہ اُٹھا سکتے ہَیں جو.................

نے سب اِنسانوں کے لیے مہیا کی۔

24۔.................................دِن یسوعؔ آسمان کے بادلوں میں

سے ہو کر اِس زمین پر واپس آئے گا۔

25۔اِیمانداروں کو خُدا کے ساتھ...

سکونت کرنے کے لیے اِکٹھا کیا جائے گا۔

برائے مہربانی درج ذیل معلومات تحریر کریں۔

نام: ....عمر..............................

فون نمبر...تعلیمی قابلیت..............................

پتہ:...

....

....

....

برائے مہربانی کورس سے متعلق اپنی رائے کا اظہار، شخصی گواہی اور کتاب کو پڑھنے کے وسیلہ سے زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوئی بیان کریں۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

تعلیمات بائبل مُقدّس
کی سلسہ وار کتب

یہ کورس
درج ذیل کتب پر مشتمل ہیں

1۔ یسوعؔ المسیح

2۔ بائبل مقدس کا تعارف

3۔ الٰہی تجسم

4۔ یسوعؔ مسیح کی موت اور اُسکا جی اُٹھنا

5۔ مسیحی کیا اِیمان رکھتے ہیں

6۔ خُدا کا منصوبہ دُنیا کیلئے

7۔ یوناہ کا چناؤ

8۔ یسوعؔ المسیح کی تعلیمات

9۔ جینے کی آزادی

10۔ یسوعؔ المسیح خُداوند ہے

11۔ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے

12۔ خُدا کی شریعت

تعلیمات بائبل مُقدّس کی سلسلہ وار کُتب کے
اضافی کورس اس کتاب کے آخری
صفحہ پر درج پتہ پر میسر ہیں

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول
پوسٹ بکس #6
ساہیوال 57000

Printed in Pakistan

مزید معلومات کیلئے

یا مزید کورس کے حصول کیلئے درج ذیل پتہ پر لکھیں۔

بائبل کارسپانڈنس اینڈ ٹیچنگ سکول

پوسٹ بکس #6

ساہیوال 57000

What Christians Believe - Urdu
Copyright © 2011